بعون شاہ مکین بے مکان

وفضل خلاق زمین و زمان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مل جاؤ ساتھ سچوں کے

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب ہدایت انتساب

گلدستۂ یادگار المسمّٰی بہ

تنویر الابرار

(احمدیہ)

مع

اورادِ قادریہ

از افاداتِ عالیہ

قدوۃ السالکین زُبدۃ العارفین مخزن علوم سُبحانی مصدر فیوض یزدانی ،

حضرت قبلۂ عالم خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری نور اللہ مرقدہ

باہتمام : صاحبزادہ پیر محمد مظہر حسین منگانوی قادری مدظلہ العالی

ناشر : آستانۂ عالیہ قادریہ، غوثیہ، قطبیہ دربارِ کرمیہ طاہر آباد

منگانی شریف تحصیل و ضلع جھنگ (پنجاب)

Marfat.com

بطفیل فضلِ خلاقِ زمین و زماں
بعون عنایت حبیب ربِّ جلال

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مل جاؤ ساتھ سچوں کے

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب ہدایت انتساب

گلدستۂ یادگار المسمّٰی بہ

تنویر الابرار

(احمد)

مع

اورادِ قادریہ

از افاداتِ عالیہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مخزن علوم سبحانی مصدرِ فیوضِ یزدانی،

حضرت قبلۂ عالم خواجہ پیر محمدؐ کرم حسین حنفی القادری نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام: صاحبزادہ پیر محمدؐ مظہر حسین منگانوی قادری مدظلہ العالی

ناشر: آستانۂ عالیہ قادریہ، غوثیہ، قطبیہ دربارِ کرمیہ طاہر آباد
منگانی شریف تحصیل و ضلع جھنگ (پنجاب)

اسلامک لائبریری
دربار کرمیہ طاہر آباد منگانی شریف

ابنِ کرم
کتابخانہ
طاہر آباد، منگانی شریف، ضلع جھنگ

Marfat.com

292 62
ک 43 ش
۱۱۷۵۲۱

[illegible]

ھدیۂ اشاعت:۔ محمد اقبال اسلام آباد

Marfat.com

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت قبلۂ عالم خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری نوراللہ مرقدہٗ

Marfat.com

Marfat.com

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمدؐ کرم حسین حنفی القادری نور اللہ مرقدہ

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد علیٰ نعم اللہ والصلواۃ والسلام علیٰ خیر خلق اللہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و علیٰ جمیع اولیاء امتہٖ رضی اللہ امابعد۔

زیر نظر کتاب حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمد کرم حسینؒ حنفی القادری قدس سرہٗ کے افادات عالیہ کا مجموعہ ہے جو کہ آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے کتاب ھٰذا حضرت قبلہ عالم نے آستانہ عالیہ بلوآنہ شریف لکھنا شروع کی ابھی چند ہی صفحات لکھے تھے کہ اپنے برادران عزیز سے اختلاف کی وجہ سے آپ نے بلوآنہ شریف سے ہجرت فرمائی اور منگانی شریف کو اپنی تبلیغ وارشاد کا مرکز بنایا یہاں کی اکثریت دین سے ناواقف افراد اُمت پر مشتمل تھی حضرت قبلہ عالم نے یہاں بڑے خلوص و محبت سے تعلیمات اسلام کا پرچار کیا اور سینکڑوں غافل بے عمل مسلمانوں کو اپنی نگاہ ولایت سے پاکیزہ زندگی گزارنے کا طریقہ سکھا دیا اس عرصہ میں جب بھی آپکو کچھ وقت ملتا تو آپ اس کتاب کے دیگر مضامین قلمبند فرما دیتے لیکن یہ سلسلہ دراز نہ رہا اور آپ کا متواتر علیل رہنا جو کہ عاشقان حق سبحانہٗ سے خاص منسوب ہے کیونکہ۔

Marfat.com

محب اللہ فی الدنیا علیل
تطاول سقمہ فدواہ داہ

(اللہ تعالیٰ کا محب دنیا میں (ہمیشہ) بیمار رہتا ہے اسکی بیماری طویل ہوتی ہے اور اسکی دوا اسکی بیماری ہی ہے) اور دیگر مصروفیات ہر وقت حائل رہیں لہذا کتاب ھذا نامکمل ہی رہی اسکا نام آپ نے "تنویر الابرار" تجویز فرمایا جبکہ زمانہ تالیف ۷۷-۱۹۷۶ ہے برادرم پیر سخی محمدؐ صاحب قادری ۱۹۸۵ء میں جب برطانیہ جانے لگے تو گم ہو جانے کے اندیشہ سے یہ مسودہ جوکہ انکے پاس محفوظ تھا اپنے ساتھ ہی برطانیہ لے گئے جوکہ حضرت قبلہ عالم کے بعد از وصال یکم اکتوبر ۱۹۹۴ کو عرس مبارک پر طبع کروایا لیکن فارسی اشعار کا ترجمہ نہ ہونے کے علاوہ چھپائی بھی غلط ہوئی علاوہ ازیں ۱۹۸۷ء میں دیگر درویشوں کے اصرار پر حضرت قبلہ عالم نے ایک مختصر سا رسالہ بنام "اوراد قادریہ" تالیف فرمایا جوکہ پیران عظام سلسلہ عالیہ قادریہ غوثیہ قطبیہ کی تعلیم وارشاد کا ایک مختصر سا نمونہ ہے یہ رسالہ آپ نے چھپوانے کیلئے حاجی احمد بخش صاحب کے حوالے کیا لیکن وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے آپکی حیات مبارکہ میں نہ چھپوا سکے بالآخر آستانہ عالیہ کی طرف سے آپ کے بعد از وصال ختم چالیسواں پر یہ رسالہ چھپ کر آیا لیکن کتابت میں کافی اغلاط پائی گئیں دیگر مزارات کی زیارت اور کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنے کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت شدہ دو اشتہار (۱) زیارت قبور (۲) ذکر بالجہر۔ حضرت قبلہ عالم نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی چھپوائے تھے الغرض حضرت قبلہ عالم کے افادات عالیہ ان دو مختصر رسائل میں بٹ گئے راقم السطور کو

Marfat.com

ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ کاش آپ کے تمام افادات عالیہ کو جو کہ ان دو مختصر رسائل اور دیگر آپکی ڈائریوں میں تحریر ہیں انکو ترتیب سے اکٹھا کیا جائے نیز ان میں جو فارسی اشعار ہیں انکا ترجمہ کیا جائے تاکہ عوام الناس بھی سمجھ سکیں اور یہ تمام افادات عالیہ صرف ایک کتاب میں تشکیل دئیے جائیں جو کہ حضرت قبلہ عالم کی یادگار ہو۔

الحمد للہ علی ذالک

کتاب ھٰذا کو دوبارہ ترتیب دے کر آسان تر کر دیا گیا اور اسے موضوع کے مطابق سہل اور جدید طریقہ کار کمپیوٹر کی مدد سے کمپوزنگ کر کے جاذب نظر بنایا گیا تاکہ اس سے استفادہ حاصل کرنے والے اور زیادہ مستفید ہو سکیں آخر میں حضرت قبلہ عالم کے افادات عالیہ کا مجموعہ بنام " تنویرالابرار مع اوراد قادریہ " ہدیۂ یاران شریعت وطریقت ہے۔

کتاب ھٰذا کی ترتیب ایک گلدستہ کی سی ہے اور اسمیں لگے ہوئے پھول جہاں بھی لگے ہوئے ہوں بہر حال وہ پھول ہیں جو دیدہ زیب ہوتے ہیں خداوند کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہم سب کو حضرت قبلہ عالم کے افادات عالیہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین(آمین)

رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ — الفقیر محمد طاہر حسین علی منگانوی قادری عفی عنہ

بمطابق فروری ۱۹۹۶ء — نیاز مند از بارگاہ کدھیہ طاہر آباد

(منگانی شریف) جھنگ۔

Marfat.com

حضرت قبلۂ عالم منگانوی
(ایک دانائے روزگار)

حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمدؐ کرم حسینؒ حنفی القادری قدس سرہٗ کی ذات ولاصفات محتاج تعارف نہیں آپ ایک ایسی عظیم الرتبہ ہستی تھے کہ جس پر ارباب شریعت وطریقت کو ناز تھا دنیائے علم وعرفان کو فخر تھا عہد حاضر میں وہ مسیحائے نفس اور فقر غیور کے سچے علمبردار تھے آپ کا وجود مسعود اہل پاکستان کیلئے خصوصاً ایک نعمت عظمٰی سے کم نہ تھا آپ کا شمار بلا مبالغہ ان عظیم شخصیات میں ہوتا ہے جنکے لیے بزم ہستی مدتوں محو جستجو رہتی ہے بقول شاعر:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ولادت و ہجرت

حضرت قبلہ عالم کی والدہ ماجدہ نے تیس روزے رکھے جبکہ عید الفطر کے روز بوقت آذان فجر بمطابق ۱۱ اگست ۱۹۴۰ء کو آپ میانوالی کے علاقہ تھانہ چکڑالہ کے ایک گاؤں "نواں" جوکہ پہاڑوں پر واقع ہے میں حضرت خواجہ حافظ گل محمدؐ قطبی قادری قدس سرہٗ کے ہاں پیدا ہوئے آپکی آمد سے

Marfat.com

پورے گھر میں رونقیں ہو گئیں کہ جانشین حضرت خواجہ کن مبارک ایام اور گھڑیوں میں آفتاب ہدایت بن کر طلوع ہوئے ابھی آپ کی عمر صرف ۴ یا ۵ برس تھی کہ آپکے والد ماجد حضرت خواجہ نے اپنے شیخ کامل حضرت سید سردار علی شاہ بخاری قدس سرہٗ کے حکم پر دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کی خاطر بمع اہل خانہ "نواں" سے ہجرت فرمائی اور جھنگ کے نہایت ہی پسماندہ علاقہ تھانہ موچیوالہ کے ایک گاؤں "بلوآنہ شریف" کو اپنی تبلیغ کا مرکز بنایا یہاں کی اکثریت دین سے ناواقف اور جرائم پیشہ افراد پر مشتمل تھی لوگ اونچی اونچی آوازوں سے علاقائی گیت (ڈھولے ماہیے) گایا کرتے تھے حضرت خواجہ نے اس غیر معروف اور دین محمدی ﷺ سے بے بہرہ علاقہ میں اسلام کی تبلیغ اس سر گرمی اور خلوص و محبت سے فرمائی کہ یہاں کے لوگ علاقائی گیت (ڈھولے ماہیے) چھوڑ کر گھروں گلیوں اور کھیتوں میں بھی کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہر کرنے لگے۔

آباؤ اجداد

آپ قطب شاہی اعوان تھے اور شجرہ نسب حضرت عباس غازی علمبردار بن مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے حضرت عباس غازی علمبردار کی آٹھویں پشت کے ایک بزرگ حضرت عون المعروف قطب شاہ قادری جو کہ پیران پیر حضرت غوث اعظمؒ کے خلیفہ مجاز تھے انہی کے حکم پر بغرض تبلیغ واشاعت اسلام "بغداد شریف"

Marfat.com

سے ہجرت فرمائی اور چھٹی صدی ہجری کے پہلے عشرے اپنے خاندان کے ہمراہ برصغیر پاک وہند میں تشریف لائے اور شمالی پنجاب میں کوہستان نمک کے علاقہ " وادی سون سکیسر " وارد ہوئے صحیح روایات کے مطابق آپکی اولاد میں سے چند بزرگوں نے یہاں سے ہجرت فرمائی اور بمقام " دوآبہ " علاقہ میانوالی میں آبسے یہاں سے حضرت قبلہ عالم کے جداعلیٰ میاں محمدؐ اعظم نے ہجرت فرمائی اور اپنے ننھیال " نواں " تشریف لائے جہاں پر ان کی اولاد اب تک موجود ہے میاں محمدؐ اعظم حضرت قبلہ عالم کے والد ماجد حضرت خواجہ کے پڑدادا تھے۔

آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ گل محمدؐ قطبی قادری قدس سرہٗ

حضرت خواجہ حافظ قرآن اور عالم با عمل تھے جب اپنے شیخ کامل حضرت سید سردار علی شاہ بخاری قدس سرہٗ کے مرید ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا حافظ صاحب یہ سبق میں نے اپنے ہزارہا درویشوں کو بتایا لیکن کسی نے مجھے پکا کر نہیں سنایا حضرت خواجہ نے عرض کیا حضور میں اب اس وقت آؤں گا جب یہ سبق پک جائے گا لہذا اسی طرح ہوا جسطرح آپ نے فرمایا تھا آپ نے اس سبق کو پکانے کیلئے بہت چلّے کیے جنگلوں اور پہاڑوں میں اللہ اللہ کرتے رہے کافی محنت کے بعد جب آپ واپس اپنے شیخ کامل کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو اسوقت آپکی رگ رگ بلکہ لوں لوں سے وہ ذکر جاری و

Marfat.com

ساری تھا جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے وہی مستانہ وار ذکر کرنے لگ جاتا آپ کے شیخ کامل بہت خوش ہوئے اور فرمایا حافظ صاحب! آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا آؤ ہم بھی اپنا فرض پورا کرتے ہیں اور اپنے سینہ سے لگا کر تمام مراحل سلوک طے کرا دیئے اور ایک گھڑی میں منزل مقصود پر پہنچا دیا بعدہٗ آپ نے بحکم شیخ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کی خاطر "بلوآنہ شریف" ہجرت فرمائی اور لوگوں کو توحید و رسالت کا درس دیا آپ کی آواز مبارک میں اتنا سوز و گداز ہوتا کہ جب آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو لوگ بے خود ہو جاتے کئی تو دوران نماز ہی واہ واہ کر اٹھتے جب آپ وعظ و نصیحت فرماتے تو علم و عرفان کے سمندر ٹھاٹھیں مارتے معلوم ہوتے لوگ ششدر و حیران رہ جاتے۔ بڑے بڑے مشائخ و علما آپ کے حضور حاضر ہوتے اور نیاز مندی حاصل کرتے آپ سے ہزاروں کی تعداد کرامات ظاہر ہوئیں آپ اپنے زمانہ کے غوث عصر اور قطب وقت تھے سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے آپ کے دست انور پر بعیت کی لیکن اکثریت کو نظر سے ہی تمام مراحل سلوک طے کروا دیا کرتے تھے آپ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۴ء بروز جمعرات بوقت صبح تقریباً ۳ بجے بارہ رکعت نماز تہجد ادا فرمانے کے بعد وصال فرمایا الغرض حضرت قبلہ عالم صرف ۱۴ برس کی عمر میں اپنے والد ماجد حضرت خواجہ کی مسند ارشاد پر رونق افروز ہوئے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ سے تلقین منازلِ سلوک

بقول حضرت قبلہ عالم کہ میری عمر بالکل تھوڑی سی تھی کہ میرے والد ماجد حضرت خواجہ نماز تہجد کے وقت مجھے اپنے ساتھ اٹھاتے اور نفل ذکر اذکار اور کلیات سلوک تلقین فرماتے نیز یہ بھی فرمایا کہ آپ نے مجھ پر بڑی محنت کی ہے حضرت خواجہ اکثر فرماتے کہ یہ میرا لڑکا مادری ولی اللہ ہے الغرض آپ سے بہت ساری کرامات بچپن سے ہی ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

تعلیم و تربیت

آپ نے آٹھویں جماعت تک تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۱۷۵ ''کوٹھڑی دی جھوک'' میں حاصل کی ابھی آپ زیر تعلیم ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ وصال فرما گئے لہذا پورے آستانہ عالیہ اور اسکے عقیدت مندوں کا بوجھ آپ کے نازک کندھوں پر آن پڑا اسی لیے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے پھر آپ نے لاہور سے ایک نامور عالم دین مولانا حافظ محمد ریاض صاحب کو دربار شریف پر بلوایا اور ان سے مولوی فاضل کا کورس کرنے کے علاوہ عربی، فارسی، اردو اور اسلامی فقہ پر بھی مکمل عبور حاصل کیا۔

Marfat.com

شیخ کامل کا فیضانِ نظر

آپ کی بعیت و خلافت بھی حضرت سید سردار علی شاہ بخاری قدس سرہٗ سے تھی بقول حضرت قبلہ عالم کہ آپ مجھ پر میرے والد ماجد حضرت خواجہ والی ہی محبت و شفقت فرماتے تھے جب میں حاضر ہوتا تو آپ مجھے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتے اور پیار فرماتے ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور میرا تصوّر شیخ نہیں پکتا میرا لڑکپن کا زمانہ تھا آپ نے فرمایا تیرا وضو ہے اسوقت میرا وضو نہ تھا لیکن قدرتی طور پر میرے منہ سے نکلا جی ہے آپ نے فرمایا میری طرف دیکھو جب میں نے آپکی طرف دیکھا تو آپ نے ایسی توجہ فرمائی کہ میں بے ہوش ہو گیا جب مجھے کچھ ہوش آیا تو میں آپ کی گود میں تھا آپ بار بار مجھے پیار کرتے اور فرماتے تیرا تو وضو بھی نہیں تھا میں نے عرض کیا حضور یاد نہیں رہا تھا۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ اسکے بعد مجھے تصور شیخ پکانے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ اس لیے کہ ادھر آنکھ بند کی ادھر جمال یار سامنے ہے فقط ایک نظر کا کمال ہے اگر پڑ گئی تو تمام منزلیں آسان ہیں آپ اکثر فرماتے کہ "فقیری صرف ایک نظر ہے" بقول اقبال:

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

آپ کے شیخ کامل آپ کے بارے میں اکثر فرماتے کہ "یہ لڑکا ایک دن جہان کا پیر ہو گا۔"

Marfat.com

ہجرت تبلیغ و اشاعت اسلام

یہ آفتاب ہدایت تقریباً ۲۲ برس تک بلوآنہ شریف میں اپنے والد ماجد حضرت خواجہ کی مسند ارشاد پر رونق افروز رہے اور اپنی تابانیوں اور رعنائیوں سے لوگوں کے دلوں کو منور کرتے رہے پھر اپنے برادران عزیز سے اختلاف کی وجہ سے آپ نے جولائی ۱۹۷۶ میں بلوآنہ شریف سے ہجرت فرمائی اور منگانی شریف کو اپنی تبلیغ و ارشاد کا مرکز بنایا یہاں کی اکثریت بھی دین سے ناواقف افراد اُمت پر مشتمل تھی اور مسلمانی صرف مولوی صاحبان تک ہی محدود تھی حضرت قبلہ عالم نے اس علاقہ میں پہلا مدرسہ کھولا جہاں پر بچوں اور نوجوانوں کے علاوہ بوڑھے کسانوں کو بھی کلمہ نماز اور قرآن پڑھایا جاتا۔ الغرض آپ نے یہاں بڑے خلوص و محبت سے تعلیمات اسلام کا پرچار کیا اور سینکڑوں غافل بے عمل مسلمانوں کو اپنی نگاہ ولایت سے پاکیزہ زندگی گزارنے کا طریقہ سکھا دیا اب یہاں کی اکثریت سلجھے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے اور نئی نسل یعنی نوجوان طبقہ تو اکثریت سے حضرت قبلہ عالم کے دامن سے وابستہ ہے اللہ تعالی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اس مرد کامل پر جس نے اس تاریک علاقہ میں ایک ایسی نور کی شمع روشن فرمائی جو کہ تا ابد جاری و ساری رہے گی۔

Marfat.com

اوصاف حمیدہ

آپ کی سیرت طیبّہ کا ہر پہلو چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن ہے زندگی کی شاہرہ پر ثبت شدہ ہر نقش قدم ایک نقش دوام ہے اور سالکان راہ محبت ووفا کیلئے خضرراہ کی حیثیت رکھتا ہے آپ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے آپکا اخلاق خلق مصطفویؐ کا آئینہ دار اور کردار سلف صالحین کی یادگار تھا۔ آپکی پاکیزہ زندگی میں جلال بھی تھا مگر جمال کہیں زیادہ شفقت ایسی جیسے بہاریں امڈ آئی ہوں سخاوت ایسی جیسے سمندر لُٹ رہے ہوں۔ جہاں بھی رونق افروز ہوتے ایسے لگتا جیسے زمانہ کا بے نیاز شاہ تشریف فرما ہے اس کے درباریوں سے مایوسیاں چھُٹ جاتیں۔ محبت و الفت کی بہاریں لوٹ آتیں۔ ٹوٹے دلوں کو سہارا مل جاتا اور عشق و محبت کی مئے کے جام بن مانگے پلائے جاتے جب آپ وعظ و نصیحت فرماتے تو اہل حال پر وجد طاری ہو جاتا ایک جہان آپ کے دامن سے وابستہ ہے کرامات آپ سے ہزاروں کی تعداد میں ظاہر ہوئیں جنکے بیان سے مضمون کے طوالت کا اندیشہ ہے آپ شاعری سے بھی شغف رکھتے اور کبھی کبھار اردو، فارسی اور پنجابی میں کلام فرماتے آپکی تصانیف میں کتاب " تنویر الابرار مع اوداد قادریہ " یادگار ہے الغرض حضرت قبلہ عالم کی نشست ہو کہ برخاست ظاہر ہو کہ باطن بلکہ ہر بات اتباع قرآن وسنت اور پیروی مشائخ کبار کا مکمل نمونہ تھی اور یہی درس بھی دیا کہ:

بدکفے جام شریعت بدکفے سندان عشق
ہر ہوسناکہ نداند جام و سنداں باختن

Marfat.com

(ایک ہاتھ پر شریعت کا پیالہ ہو جبکہ دوسرے ہاتھ پر عشق کا ہتھوڑا ہو۔
وہ آپس میں ٹکراتے رہیں لیکن نہ پیالہ ٹوٹے اور نہ ہتھوڑا رکے)

وصال باکمال

حضرت قبلہ عالم تقریباً ۱۵ برس منگانی شریف میں دین محمدی ﷺ کی تبلیغ و اشاعت فرماتے اور لوگوں کو ہدایت و تلقین کا راستہ دکھانے کے بعد بالآخر ۵۱ برس کی عمر میں ۱۸ ذیعقد ۱۴۱۱ھ بمطابق ۲ جون ۱۹۹۱ بروز اتوار صبح تقریباً دو بجے مدرسہ قرآن محل محلہ حسین آباد نزد غلہ منڈی جھنگ صدر میں وصال فرمایا۔

وہاں سے آپ کے جسد انور کو منگانی شریف لایا گیا جہاں آجکل آپ کا ۲۷ فٹ اونچا عظیم الشان روضہ مبارک مرجع خلائق ہے:

یزارو تبرک بہ

آخر پر بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ:

دور میں ساغر رہے گردش میں پیمانہ رہے
میکشوں کے سر پہ یارب پیر مے خانہ رہے

اولاد امجاد

آپ کے صرف تین صاحبزادے ہیں

(۱) صاحبزادہ پیر محمدؒ مظہر حسینؒ صاحب (۲) صاحبزادہ پیر محمدؒ اختر حسینؒ صاحب

Marfat.com

(۳) صاحبزادہ پیر محمدؒ طاہر حسینؒ صاحب۔

ادام اللہ تعالیٰ فیوضھم وافاض علینا برکاتھم۔

ارشادات عالیہ

اے درُویش زُہد کی ابتداء لاالہ الا اللہ سے ہے جب کہ انتہا پتھر اور ڈھیلے کے یکساں ہونے کے ہے شریعت میں لاالہ الااللہ طریقت میں لامطلوب الااللہ حقیقت میں لامقصود الااللہ اور معرفت میں لاموجود الااللہ ہے۔

O ۔ ظاہر کو شرع محمدی ﷺ کے سانچے میں ڈھالو تمہارے قلب میں نورانیت پیدا ہو جائے گی اور باطن حقیقت و معرفت کے مطابق ہو۔

O۔ مال اولاد رشتہ دار دنیا نہیں بلکہ جو چیز تجھے رب سے غافل کرئے وہ دنیا ہے۔

O۔ خلیفہ وہ ہوتا ہے جسکو عورت اور دیوار میں فرق نظر نہ آئے یعنی شیطانی وسوسہ سے بالکل پاک ہو۔

O۔ ذکر وظائف اور اسم اعظم سے دل تو صاف ہو جاتا ہے لیکن جو پہچان حق ہے وہ کچھ اور چیز ہے اگر دل کی صفائی ہو جائے اور ساری دنیا کے حالات نظر آنے لگ جائیں جو منہ سے کہے پورا ہوتا جائے لوگوں کی مشکل کشائی کرے پھر بھی جو پہچان حق ہے وہ کچھ اور چیز ہے۔

O۔ زندگی کے کلیہ تین دن ہیں ایک جستجو اور تلاش کا دوسرا ملاقات کا اور تیرا عیش و وصال کا لیکن جسکا پہلا دن سستی اور خواب میں گزرا اسکا ملاقاتی اور

Marfat.com

وصالی ہونا غیر ممکن ہے۔

O۔ روح جسم سے علیحدہ نہیں اور جسم روح سے علیحدہ نہیں لیکن روح کو ہم دیکھ نہیں سکتے اسی طرح اللہ تعالی بھی ہم میں موجود ہے لیکن بغیر مرشد کے دیکھنا مشکل ہے۔

O۔ جو نماز نہیں پڑھتا وہ میرا مرید نہیں ہے۔

O۔ تصور شیخ اور نفس کی مخالفت بہت ضروری ہے کیونکہ اسی سے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے۔

O۔ مرید کو جو گھڑی بھی میسر ہو خواہ ایک منٹ ہی کیوں نہ ہو اپنے شیخ کی خدمت میں گزارے اس چیز کا خاص خیال رکھے کہ مسلمان زاہدوں کا قبلہ بیت اللہ فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور عرش والوں کا قبلہ عرش معلیٰ اور عاشقوں عارفوں کا قبلہ ذات باری تعالیٰ ہے۔

O۔ عاجزی وانکساری اور مسکینی درویشی کی ایک صفت ہے فقیرہ وہ ہے جسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے اور دنیا بھول جائے۔

(تواریخ عرس آستانہ عالیہ منگانی شریف)

(۱) بڑا عرس مبارک یکم تا دو اکتوبر

(۲) عرس وصال حضرت قبلہ عالم یکم تا دو جون

(۳) ختم شریف حضرت خواجہ بلو آنوی ۱۵ دسمبر

Marfat.com

تنویر الابرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف و تصنیف

خاکسار نے "راحت القلوب" میں پڑھا ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ دہلوی اپنے شیخ خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر کی خدمت عالیہ میں بیٹھے پند و نصائح سن رہے تھے دل میں خیال گزرا کہ شیخ کا کلام مبارک میں قلمبند کرتا جاؤں تاکہ ہر یار پیر بھائی کو بھی اس سے فائدہ پہنچے ابھی یہ خیال ان کے دل میں اچھی طرح گزرنے نہ پایا تھا کہ خواجہ نے فرمایا اس مرید کی کیا ہی سعادت ہے جو اپنے پیر کے فرمودہ کو قلمبند کرے اور گوش ہوش اس طرح لگائے اس واسطے کہ "ابرار الاولیاء" میں لکھا ہے کہ جب مرید جو کچھ اپنے پیر کی زبانی سنے اسکو لکھتا جائے تو ہر حرف نوشتہ کے بدلے ہزار سال کی اطاعت کا ثواب اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور مرنے کے بعد اسکا مقام علیین میں ہوتا ہے۔

اس لیے بندہ سرافگندہ نے بھی اپنے شیوخ کاملین کے ملفوظات جو مجھ تک پہنچے قلمبند کرنے کی جرأت کی تاکہ باعث نجات ہو چونکہ حسنات

Marfat.com

طیبات سے تہی دامن تھا اپنی قبر روشن کرنے کیلئے یہ سہارا ڈھونڈا اللہ کریم اندک پذیر اور بسیار بخش ہے شاید اسی کے طفیل بخش ہو جائے۔

الٰہی عاقبت محمود گرداں
طفیل پیر پیراں شاہ جیلاں

مناجات

اللّٰھم احرق عوارض قلبی بنارعشقک و تذدد شوق الی جمالک و محبتک ونور قلبی بنور معرفیک واقطع حجابا من بینی و بینک یا ذوالجلال والاکرام۔

بار خدایا۔ میرے دل کے عارضات کو اپنے عشق کی آگ سے جلا ڈال اور اپنے جمال اور محبت کے شوق کو بڑھا ڈال میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے روشن کر اور میرے اور آپ کے درمیان جو ایک قسم کا پردہ ہے اسے پھاڑ ڈال اے صاحب عظمت اور بزرگی کے مالک۔

التماس بخدمت ناظرین کرام
توقع زاخوان اہل صفا
بجز ادعیہ نیست دیگر مرا
ہر آنکس کہ خواند دعائے کند
بیا مرز دارد خدائے جزا

Marfat.com

برادران اہل صفا سے سوائے اس کے اور کچھ امید نہیں کہ میرے حق میں دعائے خیر فرمادیں گے اور جو شخص اس کتاب کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکی بخشش فرمائے۔

ربنا آتنافی الدینا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ آمین ثم آمین۔

التجا

کریما کرم فرما لطف کن برحال زارما
طفیل مصطفیٰ مشکلکشاء و سید الشہدا
بنام عابدؓ و باقروؓ جعفرؓ موسیٰؑ کاظمؓ
زروئے حضرت موسیٰ رضاؓ حلال مشکلہا
پئے معروفؓ وسقطیؓ وازجنیدؓ و حضرت شبلیؓ
فضل فرماپئے ابوالفضلؓ ابو الفرحؓ شاھا
بحق بوالحسنؓ شیخ ابو سعیدؓ مخرومی
بنام غوث اعظمؓ شیخ محی الدین ارحمنا
مدد از حضرت عبدالوہابؓ فضل اللہؓ یارب
پئے ابوالفرحؓ سید احمدؓ و مسعودؓ کن یارا
زروئے نورالدینؓ شاہ میرؓ شمس الدین گیلانیؓ
ترحم از محمدؓ غوثؓ و ثانی عبدالقادرؓ را

Marfat.com

بحق غوث بالاپیرؒ و عبدالقادرؒ ثالث
پئے عبدالوہابؒ اللهمہ نور قلوبنا
طفیل عابدؒو عبدالرزاقؒ و مصطفیؒ شاہے
نگاہ کن ازپئے محمودؒ و ضرت مجتبیؒ مولا
زحیدر بخشؒ بالا پیرؒ شاہ سلطان امان اللہؒ
پئے علی شیرؒ و حضرت چراغ شاہؒ از حزن نجینا
بنام قطب علیؒ شیر محمدؒ شاہ سرداریؒ
بحق گل محمدؒ کرم کن برکرم یااللہ

Marfat.com

در بیانِ بیعتِ مرشد

سورہ فتح میں ارشادِ خداوندی ہے:

لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبایعونک تحت الشجرة

(پ ۲۶ ع ۱۰)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوا مومنین پر جس وقت انہوں نے بیعت کی رسول اللہ سے نیچے درخت کے (تفسیر) انبیائے کرام سے بیعت کرنا موجب رضائے الٰہی ہے بیعت کرنا شرط ایمان ہے دیگر۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدھم

(پ ۲۶ ع ۹)

پس تحقیق وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں یا رسول اللہ تجھ سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھ پر (تفسیر) جو رسول اللہ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے مقام حدیبیہ پر آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا تاکہ بعد میں کوئی مرتد حضرت عثمانؓ کی شان میں گستاخی نہ کرسکے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا رسول اللہ اگر عثمان کا ہاتھ تیسرا ہاتھ ہے تو تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے یعنی دست رسول ﷺ دست قدرت الٰہی ہے اسمیں کچھ فرق نہیں یعنی خلفا کی بیعت نبی ﷺ کی بیعت اور نبی کی بیعت خدا کی بیعت ہے حدیث پاک میں واقع ہے کہ:

١١٧٥٢١

Marfat.com

اصحابی کاالنجوم فبایھم اقتدیتم فا ھتدیتھم۔

یعنی میرے اصحاب روشن ستاروں کی مانند ہیں جو انکی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد بھی سلسلہ بیعت جاری و ساری رکھا حضرت سید نا ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد تمام اصحاب کو شرف بیعت سے نوازا وہ حضرات جنکا بلاواسطہ حضور سرور کائناتؐ سے سلسلہ بیعت ہو چکا تھا دوبارہ اپنا حاضر امام خلیفہ اور امیر سے بیعت کا سلسلہ جوڑا پھر حضرت سید نا عمر فاروقؓ نے بیعت لی بعد میں حضرت سید نا عثمان ذوالنورینؓ سے تمام اصحاب بیعت ہوئے بعد میں پھر تمام حضرت سید نا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت ہوئے لیکن حضرت سید نا حسنین کریمینؓ کے زمانہ میں خلافت و امارت دو حصّوں میں منقسم ہو گئی امارت یزید کی طرف چلی گئی اور ولائیت و خلافت شریعت و طریقت حضرت سید نا امام حسین علیہ السلام کی طرف منقسم ہو گئی جو بمنشائے ایزدی تاقیامت جاری و ساری رہے گی قولہ تعالیٰ سے صاف ظاہر ہے۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر (پ ۴ ع ۲)

یعنی ہمیشہ ایک گروہ ایسا ہوگا جو نیکی کی طرف بلائے گا اور اچھی چیزوں کا حکم کرے گا اور برائی سے روکے گا وہ بمنشائے قرآن اہل ذکر صوفیائے عظام اور علمائے کرام ہیں جو خود بھی بیعت ہوتے ہیں اور حصول علوم و معارف کے بعد بیعت کرتے بھی ہیں قولہ تعالیٰ ہے:

یا ایھاالذین آمنو اتقواللہ و کونو مع الصادقین (پ ۱۱ ع ۴)

Marfat.com

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مل جاؤ ساتھ سچوں کے صادقین یعنی گروہ متقین سے رابطہ اور نسبت رکھو۔

یا ایہاالذین آمنو اتقواللہ وبتغو علیہ الوسیلۃ وجاھدو فی سبیلہ لعلکم تفلحون (پ ٦ ع ٩)۔

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور پکڑو اسکی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پا جاؤ "آمنو" تک فرائض اسلام ہیں اور "وسیلہ" ان کے نیک بندوں کی صحبت ہے جو کہ راہ اسلام میں جہاد نفس کیلئے تیری راہبری کریں گے۔ بمصداق۔

من لم یری المفلح لایُفلح -

فلاح پائے ہوئے شخص کی راہبری کے سوا کوئی فلاح نہیں پاسکتا ہر علم کیلئے استاد کی ضرورت ہے جہاد نفس کیلئے کسی ماہر شریعت وطریقت استاد کی اشد ضرورت ہے۔

ہیچ نکشد نفس راجز ظل پیر
دامن آں نفس کش راسخت گیر

(ظل پیر کے بغیر تو نفس کو ہر گز نہیں مار سکے گا اس نفس کشی کا دامن سختی سے تھام لے۔)

پیر رابگزیں کہ ۔بے پیرایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

(پیر کو حاصل کرو کیونکہ یہ سفر (یعنی راہ خدا) بغیر پیر کے نہایت پر آفت و پر خطر ہے۔)

Marfat.com

چوں گرفتی پیررا تسلیم شو
ہمچو موسیٰ علیہ السلام زیر حکم خضر علیہ السلام رو

(اس طرح پکڑا اپنے پیر کو اور قبول کر جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے زیر حکم رہے)

حضرت خضر علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم سیکھنا اور راہبری حاصل کرنا بحکم الٰہی ثابت ہے اور یہ ذکر اتنا وسیع و بلیغ اور تفصیل سے قرآن مجید میں روائت ہے کہ یہ قصہ پڑھ کر تمام اشکال آسان ہوجاتے ہیں اور ازالہ اوہام بدرجہ اتم اس قصہ میں مرقوم ہے واللہ اعلم دیگر۔

وتبع سبيل من اناب الی(پ ۲۱ ع ۱۱)

میرے انیب کی اتبع کرو میرے دوست کی تابعداری تم پر فرض ہے۔

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

دکھا ہمیں سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرے انعام ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کی اطاعت شرک نہیں بلکہ حکم الٰہی ہے۔

ويتبع غير سبيل المومنين نُولِه ماتولٰى و نُصلِه جهنم (پ ۵ ع ۱۴)۔

جس آدمی نے مرد مومنین کا مخالف راہ اختیار کیا وہ دوزخی ہے اور جس نے ان کی تابعداری کا راستہ اختیار کیا وہ ناجی ہے فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے علیکم بسنتی و سنت خلفائے الراشدین الھدین میری سنت اور میرے خلفا جو آخر قیامت تک ہوں گے سب کی سنت اختیار کرو۔

Marfat.com

گر جدا بینی زحق تو خواجہ را

گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را

(اگر تو اپنے مرشد کو حق تعالیٰ سے جدا سمجھے گا تو متن اور دیباچہ بظاہر و باطن سب کھو بیٹھے گا)

لہذا نفس کی شرارت سے محفوظ رہنے کیلئے شیطان سے بچنے کیلئے عالم ربانی کی ہر وقت ہر حال میں ضرورت ہے قرآن وحدیث کو سمجھنے کیلئے ہر لحظہ پیروئ پیر ظل مرشد کی اشد ضروری ہے:

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مُسلمٍ و مُسلمۃٍ۔

علم کا حاصل کرنا فرض ہے کل مومن مرد پر اور مومن عورت پر تو معلوم ہوا کہ معلم کے آگے زانوئے تلمذ جھکانا فرض ہے جب معلم کے پاس جائے گا تب علم سیکھے گا

اطلب العلم ولوبالچین

علم سیکھو چاہے چین تک جانا پڑے چین جا کر بھی اہل علم سے استفادہ کرنا فرض ہے اور علم تصوّف جو کہ اصل ہے علم شریعت کا جواز حد ضروری ہے حاصل کرنا چاہیے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تاغلام شمس تبریزی نشد

(مولوی کبھی بھی مولائے روم نہ بنتا جب تک کہ شاہ شمس تبریز کی غلامی اختیار نہ کرتا)

Marfat.com

ذکر در آداب مرشد

خوب اعتقاد مریدوں کے روشن دل پر واضح رہے کہ مرید کو اپنے پیر کے حق میں اس درجہ معتقد اور محب ہونا چاہیے کہ اپنے زمانے میں وہ اپنے پیر سے بڑھ کر کسی کو اچھا نہ سمجھے اور یہی خیال کرے کہ صرف میرا پیر ہی خدارسیدہ بنا سکتا ہے۔

کہ نیست درہمہ عالم باتفاق امروز
جز آستانہ تو مقصد ے و ملجائے

(ساری کائنات میں یہ بات آج باالتفاق تسلیم شدہ ہے۔ کہ تیرے آستانہ کے سوا نہ کوئی مقصد ہے اور نہ کوئی حاجت روا)۔

اگر مرید یہ خیال کرے کہ میرے پیر کے سوا اور بھی کوئی شخص دنیا میں ہے جو خدارسیدہ بنا سکتا ہے تو شیطان ملعون اس کے اعتقاد پر قابض ہو جائے گا اور اسے ایسی باتیں دکھلائیگا جس سے اسکا عقیدہ بگڑ جائیگا اس کام میں اصل اصول اعتقاد ہے جس طرح وہ مومن کہ جسکا توحید و رسالت پر مکمل ایمان ہے گناہ کرنے سے کافر نہیں ہو سکتا اسطرح مرید جسکا اعتقاد درست ہے اگر اس سے کوئی لغزش ہو جائے تو طریقت میں وہ مجرم نہیں بن سکتا اعتقاد کی برکت سے اسے پھر وہ بات نصیب ہو سکتی ہے۔ "سیر الاولیا" میں منقول ہے کہ ایک دفعہ شیخ شبلی کی خدمت میں ایک شخص مرید ہونے کی نیت سے آیا آپ نے بوقت ارشاد فرمایا کہ میں اس شرط پر مرید کرتا ہوں کہ

Marfat.com

جو کچھ میں کہوں تم بجا لاؤ اس نے کہا بہتر آپ نے فرمایا پڑھو لاالہ الااللہ شبلی رسول اللہ مرید نے فی الفور اسطرح پڑھ دیا آپ نے فرمایا میں آنحضرتؐ کا ادنیٰ چاکر ہوں رسول وہی ہیں میں صرف تمہارا اعتقاد آزمانا چاہتا تھا۔

چونکہ ذات پیر راکردی قبول

ہم خدا درذآتش آمد ہم رسول

(اور جب تو نے پیر کو مان لیا تو گویا تو نے خدا اور رسول کو مان لیا اور قبول کیا)

دو مبین ودومدان ودومخواں

خواجہ رادرخواجۂ خود محوداں

(نہ دو دیکھ نہ دو کہہ اور نہ دو کی طلب کر۔ بلکہ اپنے پیر کامل کو رسول اللہ ﷺ میں محو جان)

شیخ مجدالدین بغدادی سے منقول ہے کچھ لوگ تجارت کیلئے کہیں جانا چاہتے تھے اور راہ میں چوروں کا ڈر تھا وہ سب اپنے پیرو مرشد شیخ ابوالحسن خرقانی کی خدمت میں آئے اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ ہم کو دعا کریں تاکہ ہم صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ جائیں آپ نے فرمایا خدا کے بھروسے روانہ ہو جاؤ اگر راستے میں کوئی حادثہ پیش آئے تو میرا نام لینا یعنی کہنا کہ (یا ابوالحسن خرقانی) انشاء اللہ اس حادثہ سے محفوظ رہو گے جب سے بات انہوں نے شیخ صاحب سے سنی تو بعض نے تو اعتقاد کرلیا اور بعض نے انکار کیا اثنائے سفر جب راہزنوں سے مقابلہ ہوا تو جن اشخاص نے آپ کا نام لیا وہ بچ گئے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور دعائیں مانگیں وہ لٹ گئے جب وہ

Marfat.com

واپسی پر شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا شیخ صاحب نے فرمایا تم نے اس کا نام لیا جس کے مسمیٰ کو نہیں پہچانتے گویا تم نے یاد ہی نہیں کیا لیکن جنہوں نے میرا نام لیا وہ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں اور میں خدا کو اچھی طرح جانتا ہوں گویا انہوں نے میرا نام نہیں لیا بلکہ خدا کا نام لیا ہے اور دیکھ کر پکارا اس لیے راہزنوں سے محفوظ رہے اس بات کی تصدیق عوام الناس نہیں کر سکتے صرف وہ لوگ اسے سچ مانتے ہیں جنہیں حقیقت کا ذوق حاصل ہے اور جو کام کی اصلیت کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔

ہر کہ پیر و ذات حق را یک نہ دید
نے مرید و نے مرید و نے مرید

(ہر وہ جو پیر اور ذات حق کو ایک نہ دیکھے وہ کوئی مرید نہیں وہ کوئی مرید نہیں وہ کوئی مرید نہیں۔)

پیر و حق رازا جوالے ہر کہ دودید
او مرید است در حقیقت نے مرید

(جس نے پیر اور ذات حق کو ایک دوسرے سے دو دیکھا وہ گمراہ ہو گیا حقیقت میں مرید ہی نہیں ہوا)

سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ مولانا بدرالدین اسحاق کو خواجہ فرید الدین گنج شکر نے آواز دی تو مولانا جو کہ نماز پڑھ رہے تھے لبیک کہہ کر خواجہ فرید کی خدمت میں حاضر ہو گئے اسوقت آپ نے حدیث بیان فرمائی کہ جناب سرور کائنات ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک اصحاب کو آواز دی وہ نماز میں مشغول تھا اس لیے اس نے حاضر ہونے میں دیر کی

Marfat.com

جب نماز سے فارغ ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جلدی نہ آنے میں نماز کا عذر کیا جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جب اللہ اور اسکا رسول بلائیں تو فوراً جواب دینا چاہیے اور شیخ کا فرمان بھی رسول کا فرمان ہے اور رسول کا فرمان اللہ کا فرمان ہے۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(اللہ تعالیٰ کے بندوں کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے اگرچہ وہ بظاہر انسان کے منہ وزبان سے ہو۔)

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیاء

(اگر تو اللہ تعالیٰ کا تقرب اور ہم نشینی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اولیاء اللہ کی حضوری میں (مودب) بیٹھ)

آداب واعتقاد اس حد تک پہنچائے جتنا کہ خضر و موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں مذکور ہے یعنی احوال شیخ پر ہر ادنیٰ شک وشبہ اور چون و چرا کو دخل نہ دے بلکہ اپنے عقل کو کار شیخ سے ندامت کرے مرشد کا ہر فعل عین شریعت مطہرہ تسلیم کرے۔

Marfat.com

قصہ خضر و موسیٰ علیہ السلام

اس قصہ کی تفصیل اس طرح ہے جو روایات صحیحین میں درج ہیں ہمیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے علم کو اپنی طرف کیوں منسوب کیا ہے۔ اس کی ذات کی طرف کیوں نہیں تفویض کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ یا الہیٰ میں اسکی خدمت میں کیونکر پہنچ سکتا ہوں حکم ہوا اپنے ساتھ ایک مچھلی ٹوکری میں رکھ لو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ میرے اس بندے کی قیام گاہ ہوگی اس بندے کا اصلی نام حضرت بلیا بن ملکان المعروف خضر علیہ السلام تھا چونکہ آپ جس جگہ قدم رکھتے یا بیٹھتے اس جگہ فوراً سبزہ اگ آتا تھا یا جس خشک جھاڑی سے گزرتے وہ سبز ہو جاتی۔ اس لیے آپ کا نام خضر مشہور ہو گیا کیونکہ خضر کا لفظی معنی سر سبز اور شاداب ہے وہ اسی لقب سے مشہور ہیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک مرید حضرت یوشع بن نون کو ساتھ لیکر مجمع البحرین کی طرف روانہ ہوئے جب دو دریاؤں کے سنگھم پر پہنچے تو سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کیلئے ایک چٹان کے سایہ میں استراحت فرما

Marfat.com

ہوئے توشہ دان میں بھنی ہوئی مچھلی بھی تھی اسے جب اس خطہ کی ہوا لگی جس میں اس مرد خدا کے سانس کی مہک بسی ہوئی تھی تو وہ زندہ ہو گئی اور اس نے دریا میں چھلانگ لگا دی جہاں جہاں سے وہ گزرتی گئی ایک طویل راہ کے نشانات چھوڑتی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرام کرنے کے بعد پھر سفر شروع کر دیا کچھ دور گئے تو تھکاوٹ اور بھوک نے غلبہ کیا آپ نے خادم حضرت یوشع بن نون سے کھانا طلب کیا تو اس وقت اس کو یاد آیا اور اس نے عرض کیا کہ جب آپ اس چٹان کے نیچے ستانے کیلئے لیٹے تھے تو وہ بھنی ہوئی مچھلی توشہ دان سے زندہ ہو کر دریا میں کود گئی۔ اس وقت عرض کرنا میں بھول گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ وہی تو ہماری منزل مراد تھی ہم تو اپنی منزل سے آگے نکل آئے ہیں جب وہاں واپس پہنچے تو جس مرد خدا کی تلاش میں نکلے تھے۔ ان سے وہاں ملاقات ہو گئی حضرت خضر علیہ السلام وہاں سفید چادر لئے ہوئے آرام فرما رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام دیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ موسیٰ بنی اسرائیل ہیں آپ نے پوچھا آپ کو کیسے خبر ہو گئی تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا جس نے تجھے میری طرف بھیجا ہے اسی نے مجھے بھی بتایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھے رشد و ہدایت کا خصوصی علم سکھائیں حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یقین دلایا کہ وہ ان کی کسی طرح نافرمانی

Marfat.com

نہیں کریں گے تو آپ نے فرمایا جو واقعات رونما ہوں انہیں خاموشی سے دیکھتے چلے جائیں لیکن انکے متعلق اعتراض نہ کیجیئے یہاں تک کہ میں خود ہی پردہ اٹھاؤں اور حقیقت حال سے آپ کو آگاہ کروں باہمی طور پر یہ طے کرنے کے بعد اب سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ پہلے کشتی کا واقعہ پیش آیا جس کا ایک تختہ حضرت خضر علیہ السلام نے توڑ کر رکھ دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش نہ رہ سکے اور فوراً اعتراض جڑ دیا کہ آپ نے کشتی میں سوراخ کر کے بڑی نازیبا حرکت کی ہے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میری سنگت پر صبر نہیں کر سکیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معذرت چاہی اور آئندہ کیلئے محتاط ہونے کا یقین دلایا پھر دونوں یہاں سے چل پڑے یہاں تک کہ انکی ایک لڑکے سے ملاقات ہوئی حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو قتل کر ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام ضبط نہ کر سکے اور کہنے لگے تم نے ایک نامعقول کام کیا ہے اور ایک معصوم جان کو مار ڈالا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا میں نے تو پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر سے وقت بسر نہیں کر سکتے اس لیے آپ کا میرے ہمراہ جانا بے سود ہو گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اب ایک بار پھر جانے دو اگر پھر بھی مجھ سے ایسی بے صبری صادر ہوئی تو آپ مجھے اپنی رفاقت سے محروم کر دیجئے گا کچھ عرصہ پھر اکٹھے چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں آئے جہاں کے باشندوں نے ان کی طلب کے باوجود ان کی مہمان نوازی کرنے سے صاف انکار کر دیا وہاں ایک دیوار جھکی ہوئی دکھائی دی یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی گری ابھی گری حضرت خضر علیہ السلام نے دیکھا تو اس کی مرمت کر کے درست کر دیا اور کسی مزدوری کا

Marfat.com

مطالبہ بھی نہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ بھی عجیب ہیں گاؤں والوں نے تو اتنی بے مروتی کا ثبوت دیا کہ ہمیں سوکھی روٹی تک نہ دی اور آپ ہیں کہ ان کی گری ہوئی دیوار کو بلامعاوضہ درست کرتے جا رہے ہیں اب تیسری مرتبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کر دیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اب میں اور آپ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے آئیے رخصت کرنے سے پہلے آپ کو ان اسرار پر آگاہ کردوں جن پر آپ خاموش نہ رہ سکے پہلے وہ کشتی چند غریبوں کی تھی سو میں نے ارادہ کیا کہ کشتی کو عیب دار بنا دوں اسکی وجہ یہ تھی کہ ان کے آگے جابر بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی پکڑ لیا کرتا تھا اور وہ جو لڑکا تھا اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے والدین مومن تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ اگر وہ زندہ رہا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر پر مجبور کر دیگا اس لیے میں نے اسے مار ڈالا اور چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے انہیں نیک بیٹا دے۔

جوان پر مہربان ہو باقی رہی دیوار والی بات تو اسکی یہ حقیقت ہے کہ وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے انکا خزانہ دفن تھا انکا باپ بڑا نیک شخص تھا پس اگر دیوار گر جاتی تو لوگ خزانہ اٹھا لے جاتے اور وہ یتیم بچے محروم رہ جاتے اب دیوار تندرست ہو گئی جب بچے جوان ہو جائیں گے تو وہ اپنے ماں باپ کا چھوڑا ہوا خزانہ خود سنبھال لیں گے اور فائدہ اٹھائیں گے پس ان سب چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے راز پوشیدہ تھے جن پر تم صبر نہ کر سکے یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام عش عش کر اٹھے اور کہا کہ واقعی آپ نے جو کچھ کیا اچھا کیا لیکن میں اسکا اہل نہ تھا سر جھکائے ہوئے خاکسارانہ شکل بنائے

Marfat.com

ہوئے واپس ہوئے اور اقرار کیا کہ اے خداوند کریم تیرے اتنے بے شمار علوم اور بے حساب عالم اس دنیا میں موجود ہیں جنکی ہم ذرہ بھر برابری نہیں کرسکتے اللہ تعالیٰ نے اصل میں یہ قصہ ہم کو ادب صدق عجز و انکساری اور خلوص اور اطاعتِ اتباعِ شیخ رقم فرمایا ہمارے لیے یہ بہترین سبق ہے۔

مرشد شریعت کے اعتبار سے کیسا ہونا چاہیے؟

مرشد یا پیر وہ ہے جسکی اپنی مرضی یا خواہش جاتی رہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنا سراپا بنالے اور جو عمل حضور اکرم ﷺ نے نہیں کیا ہے وہ اسکو نہ کرے مرشد کا شیشہ دل اتنا صاف ہو کہ جملہ اخلاق و اوصاف نبوی ﷺ جلوہ گر ہوں اس مقام پر پہنچ کر صفات نبویہ ﷺ سے متصف ہونے کے باعث حق سبحانہ تعالیٰ کے تصرّف کا مظہر بن جائے اور اسکی خدائی تصرّف کی بدولت صاحبان استعداد کے باطن میں تصرف کرے اور اپنے سے کامل طور پر خالی ہو کر حق سبحانہ تعالیٰ کی مراد کیلئے آمادہ ہو جائے۔

Marfat.com

منازلِ تصوّرِ شیخ

تصوّر شیخ کا جو بندہ ہو گا
وہ مردہ پھر دوبارہ زندہ ہو گا
ملائے گا خدا سے یہ اس وقت
تو ہو گا صاحبِ اسرار و بابخت
جسے راہبر نے یہ نسخہ دیا ہے
تو عرش و فرش اس سے دُور کیا ہے
مگر پائے گا اسکو وہ جواں مرد
کہ جھکا دل سوا اسکے ہوا سَرد
کیونکہ جب تو ہو گا اس میں کوشاں
اُدھر سے دوڑ کر آئے گا شیطاں
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاس ہو گا
تیرا سینہ پُراز وسواس ہو گا
یہ ہر اک شکل دنیا کی بنے گا
ہر اک اقسام کی صورت جنے گا
تجھے بہلائے گا یہ بحروبر میں
محبت ڈالے گا تیری نظر میں

Marfat.com

جو ہوگا اُنس غیر از یار تجھ کو
سمجھ بہکالیا ہے اس نے مجھ کو
قلب میں گاؤ خر آجائیں گے تب
تصوّر کی جگہ رہ جائیں گے سب
بھلا دے گا تصوّر یہ اسی وقت
کہ جس میں ہو گیا مردود و بدبخت
اگر کوئی مرد یہ وسواس ہٹائے
تصوّر شیخ اسی کی جگہ جمائے
تو شیطاں پھر نئی اک راہ بنائے
تو پھر وہ بن کے شکل خویش آئے
کبھی ماں باپ کی صورت میں ہو گا
کہے گا ان کی خدمت میں تو ہوجا
کبھی بچوں کی صورت دل پہ ہو گی
کہ اِنکی پرورش مشکل سے ہو گی
تو یاد آئے گا کھانا اور کمانا
تو ہو محبوب جائے گا زمانہ
محبت غیر جبکہ دل میں آئی
پھر ہو کیسے تجھے قُربِ الٰہی

Marfat.com

اسی حرص و ہوس میں تو گھریگا
تصوّر کیسے پھر دل میں رہیگا

تو رہ جائے گا بس ہوس کا بندہ
اسی دنیائے دوں میں ہو گا گندہ

جو ان افکار کو بھی دور پھینکے
تصوّر شیخ اپنے دل میں کھینچے

تصوّر شیخ میں ہر دم رہے مست
بجزاسکے نہ دیکھے نیست و ہست

وہ مردراہ جو اس منزل پہ آیا
تصوّر کے سوا سب کچھ بھلایا

تو پھر شیطاں نے اک مکر اڑایا
کسی عورت کی صورت بن کے آیا

جمائی نظرو دل میں اسکی صورت
بڑھائی نا صبوری اور شہوت

بس اس سے ہو گئی یک دم محبت
اٹھائی لاکھ مردوں نے یہ ذلت

ہوا بس قیام اس کا ہر نفس میں
تصوّر بھولا پھنسا اس ہوس میں

ہوا جسکا مقام ایسی جگہ پر
تصوّر کو رکھے اپنی نگاہ پر

Marfat.com

نہ دیکھے غیر کو بجز یار حقی
نہ پائے وہم غیر اور نہ ہو شکی
بہت محنت سے دل قابو میں رکھے
یہی دل ہو گیا مانند مکّے

بس اب تجھ کو مبارک ایسے جوانمرد
تیرا دل ہو گیا اب غیر سے سرد
تو اس کے بعد درد اور شوق آیا
تو لڑپا دل حقیقی ذوق آیا

یہ ہے عشق الٰہی کا تجلّے
کہ جو ہے یحرق ماسواللہ
بس اب تیری جگہ پر یار آیا
فَکُنتُ سَمعَہُ الذی بنایا

اسی منزل پہ جبکہ مجنوں آیا
نہ دیکھا خود کو اور لیلیٰ کو پایا
کسی نے پوچھا مجنوں نام ہے کیا؟
کہا لیلیٰ ہوں میں لیلیٰ ہوں لیلیٰ
کسی نے پوچھا حضرت بلھے شاہ کو؟
تمہاری قوم کیا ہے یہ بتا دو

Marfat.com

کہا بلھے نے کہ میں ہوں آرائیں
میرا والد میرا دادا آرائیں
کرم حسینؒ نے جب اسکو پایا
کرم چلتا بنا سردارؒ آیا
عزیز و یاد کر لو گے جو اِسکو
تمہیں مل جائے گا ڈھونڈو گے جسکو

Marfat.com

ہر مرید پاس انفاس مخفی کے ساتھ تصوّر شیخ اخفی کو لازمی ساتھ رکھے کیونکہ بغیر تصوّر شیخ قلب خیالات نفس کا اکھاڑہ بن جاتا ہے جس سے یکسوئی حاصل نہیں ہوتی انسان کم از کم اپنے دل کی تاریک وادی میں پیر کامل کا تصوّر ضرور شامل حال رکھے تاکہ کوئی غیر خیال تصوّر شیخ کی موجودگی میں قلب پر اثرانداز نہ ہونے پائے اور قلب یکسو ہو کر اطمینان کیساتھ پاس انفاس کے ذکر پاک میں محو و مستغرق رہے اگر خیالات نفسانی زور پکڑیں تو نفی اثبات کو با معنی باجّلی اختیار کرئے پھر مراقبہ کرئے پھر نفی اثبات پڑھے پھر مراقبہ کرئے انشاء اللہ العزیز جلد پاس انفاس میں لذت پاکر ورد جاری رکھ سکے گا یہ طریقت کے اذکار ہیں جیسے شریعت کے اعمال سے ظاہر صاف و سُتھرا ہو گا ایسے ہی طریقت کے اعمال سے باطن شفاف اور پاکیزگی حاصل کرئے گا اس میں شیخ طریقت کی زیارت اور صحبت کو بہت زیادہ دخل حاصل ہو گا تاکہ ظاہری طور پر بھی اُنس اور محبت حاصل ہو اور اسکا اثر دل پر اتُر جائے پیر کامل کی مجلس میں آداب ملحوظ خاطر رکھے آداب کعبہ سے آداب مرشد سیکھے مجلس میں بیٹھ کر تصوّر شیخ کی مشق کرتا رہے۔

عشق و محبت کی باتیں

جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات ﷺ فرماتے ہیں۔

لَو انّ عبدین تَحاباً فی اللہ احدھما فی الشرق والاخرفی الغرب یجمع اللہ بینھما یوم القیامۃ و یقول ھٰذا الذی

Marfat.com

كنت تحبہٗ الى آجرہٖ

یعنی اگر دو آدمیوں میں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت ہو ان میں سے ایک مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں کو یک جا کر کے فرمائے گا کہ اس سے تم محبت کرتے تھے اب ملاقات کرو کیونکہ تمہاری باہمی محبت محض میری خاطر تھی۔

المتحابون فی اللہ علٰی عمود

کی شرح یوں ہے کہ آپس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے ایک ستون پر ہوں گے جو سُرخ یاقوت کا ہو گا اور جس کے سرے پر ستر ہزار کھڑکیاں ہوں گی جب وہ اہل بہشت کو دکھائی دیں گے تو ان کی خوبی اہل بہشت پر اس طرح روشن ہو جائے گی جیسے اہل دنیا پر آفتاب کی ہوتی ہے اور اہل بہشت کہیں گے کہ ہمیں لے چلو تاکہ ان اشخاص کو دیکھ لیں جو آپس میں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے تھے جب اہل بہشت ان کا جمال دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ وہ سبز لباس پہنے ہوئے ہیں اب مصنف عرض گزار ہے کہ جب مخلوق کی محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ قیامت کے دن ضرور اکٹھے ہوں گے اور یہ محبت ایک دوسرے کی شفاعت کا باعث ہو گی اور یہ محبت رشکِ اہل بہشت ہو گی تو جو شخص راہِ حق میں قدم رکھتا ہے اور سچے دل سے اس راہ کو طے کرتا ہے وہ کیونکہ اُمید نہیں کر سکتا کہ اصلی مقصود کو پہنچ جائے گا اور یہ محبت ہی کا پھل ہے جب فانی اور مخلوق کی محبت کا یہ ثمر ہے تو حقیقی محبت کا کیا رُتبہ ہو گا صاحبِ "سیر الاولیاء" نے سلطان المشائخ کے حوالہ سے ایک حدیث لکھی ہے کہ جناب سرور کائنات خلاصہ

Marfat.com

موجودات ﷺ فرماتے ہیں۔

العشقُ مِن غیر ربہٖ کفارۃُ الذنوب۔

یعنی جو عشق اللہ تعالیٰ کے عشق کے سوا کسی اور کا ہے وہ بیچارے عاشق کے گناہوں کا کفارہ ہے تو جب مخلوق کا عشق گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے ہے تو بارگاہِ الٰہی کے عشق کا کیا کچھ اثر ہوگا جہاں تک ہو سکے یہی دروازہ کھٹکھٹاؤ حیف ہے اس شخص پر جو بے عشق مرجائے ہر نفس نفس کوشش لازم ہے عاشقوں کی خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بناؤ اور ان کا دامن صدق کے ساتھ پکڑ لو۔

من اشتاق الی اللہ اشتاق الیہ کلُ شئٍ

جو شخص اللہ تعالیٰ کا مشتاق ہوتا ہے ہر اک چیز اس کی مشتاق ہو جاتی ہے نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے داوَد بنی اسرائیل کے جوانوں کو کہہ دو کہ تم میرے سوا کسی اور میں کیوں مشغول ہوتے ہو کیسے ظلم کی بات ہے کہ میں تمہارا مشتاق ہوں اور تم غیر کے مشتاق ہو۔

والذین آمنو اشدُ حباً للّٰہ(پ۲ ع ۴)

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ سے سخت محبت رکھتے ہیں۔

قولہٗ تعالیٰ لن تنا لوٗ البر حتیٰ تُنفقون مِما تحُبون۔

حسنات طیّبات کا اصل محبت ہے بلکہ تخلیق عالم عشق و محبت کے باعث ہوئی۔

Marfat.com

كنت كنزاً مخفياًفا احببتُ اَن اعرف فخلقتُ الخلق۔

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا مجھے محبت ہو گئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے اس محبت میں مخلوق کو پیدا کر دیا۔

عشق سے ظاہر ہوئی ہے ذات حق
عشق کی خاطر ہوئے چودہ طبق

اَلَستُ بربکم محبت ہی کا عہد و پیمان ہے قالو بلیٰ سوز دوام امانت رکھنے کی صدائے ایفائے عہد ہے اسی محبت پر ثابت قدم رہنے کیلئے یہ حدیث عین مناسب ہے۔

الله يحُب حفظ الودالقديم۔

یعنی اللہ تعالیٰ دوستی قدیم کو ملحوظ رکھنا پسند کرتا بعض مفسرین کرام نے

انا عرضنا الامانت على السمٰوٰت

سے حضرت عشق ہی مراد لیا ہے جس سے کہ تمام زمین و آسمان اور پہاڑو فرشتے و جن انکار کر گئے اور حضرت انسان نے اس بار امانت کو اٹھا لیا اور "ظلوماً جھولا" کا لقب پایا غور کیا جائے تو آفاق و انفس میں زندگی کا شور اسی سے برپا ہے عشق ہی روح رواں ہر انس و جاں نظر آتا ہے ہر ذی روح کسی نہ کسی محبت میں سر گرداں افتاں و خیزاں گریاں و خنداں منازل حیات طے کر رہا ہے اس محبت کے دو نام ہیں مجاز یا حقیقت فانی یا باقی جو محبت غیر حق کے ساتھ ہے وہ مجاز ہے اور جو حق کے ساتھ ہے وہ حقیقت ہے لیکن اگر راہبر میسر آجائے تو مخلوق کی محبت یعنی مجاز بھی حقیقت میں مددگار ہو سکتا ہے کیونکہ مخلوق بھی اصل میں خالق حقیقی کی ایک صفت ہے اگر اس صفت سے محبت اس ذات کی خاطر ہو تو یہی عین ہے۔

Marfat.com

المجاز مقنطرۃ الحقیقت

مجاز بھی حقیقت کا پل ہے اس سے حقیقت کا راستہ ملتا ہے اسی لیے سلطان المشائخ نے لکھا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھتے ہیں نہ کہ معشوق کی خوبصورتی کو مولانا عراقی فرماتے ہیں کہ "ہماری نگاہ اسکی صنعت پر ہے"

ما در پیالہ عکس رُخ یار دیدہ ایم

اے بیخبر ز لذت شرب دوام ما

(ہم پیالہ میں شراب نہیں دیکھتے بلکہ ہمیں تو رخ یار نظر آتا ہے۔
اے بیخبر تو ہماری شراب دوام سے انجان ہے تمہیں پتہ نہیں)

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک درخت اور پہاڑ سے خدا کو دیکھ سکتے ہیں تو عین ممکن ہے وہ ذات ہر صفات میں نظر آسکتی ہے۔

روا باشد انا اللہ از درختے

چرا نبود روا از نیک بختے

اگر ایک درخت سے

انی انا اللہ رب العالمین

کی دید جائز ہے تو کیا اشرف المخلوقات نیک بخت انسان سے اسکا منظر محال ہے اس لیے مرید کو اپنے پیر کی ولایت اور جمال کا مشتاق محب اور عاشق ہونا چاہیے تاکہ تھوڑے عمل اور زیادہ نیاز سے جلدی مطلب حاصل کرے اور حضرت عشق کی برق رفتار سواری پر بیٹھ کر مقام لاہوت میں یکسو ہو جائے اگر

Marfat.com

فطرت کا مطالعہ کیا جائے کہ کسی کو کسی سے کیوں محبت ہے بُلبل کو گُل سے محبت ہے پروانہ کو شمع سے چکور کو چاند سے مناظر قدرت اور مناظر فطرت میں اسکا جمال باکمال ہے اسی لیے مولانا رومی فرماتے ہیں۔

عشق لیلیٰ چیست ایں کار من است

حُسن لیلیٰ عکس رُخسار من است

لیلیٰ سے عشق کرنا اصل میں میرا ہی کام ہے مجنوں کو رخ لیلیٰ پر جو حُسن نظر آیا وہ میرا ہی جمال باکمال تھا مختلف جھروکوں سے طرح طرح کے روزنوں سے وہ ذات حقیقت پردہ مجاز میں عالم کو اپنا فریفتہ کئے ہوئے ہے۔

ہر دم بلباس دیگراں یار بر آمد

(ہر لحہ دوسروں کے لباس یعنی شکل سے یار کا جلوہ نظر آتا ہے)

سماع کے متعلق چند اقوالِ بزرگانِ سلف

حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔

سماع اے برادر بگویم کہ چیست؟

اگر مستمع را بدانم کہ کیست؟

(اے بھائی میں تجھے بتاؤں کہ سماع کیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ سننے والا آدمی کیسا ہو۔)

گر از اوج معنی پرد طیرِاُو

فرشتہ فروماند از سیرِاُو

Marfat.com

(اگر اسکا طائر عقل حقیقت کی بلندی سے پرواز کرئے تو اسکی پرواز سے فرشتہ بھی عاجز آجاتا ہے)

اگر مرد لہو اَست و بازی ولاغ

فزوں ترشود دیوش اندر دماغ

(اگر اسکا مقصد محض لہو لعب ہے تو اسکا دماغی شیطان زیادہ طاقت پکڑتا ہے)

لہذا شہوت پرست کیلئے سماع حرام ہے اور وحدت پرست کیلئے حلال ہے کئی حیوان راگ و ساز کو پسند کرتے ہیں اور رقص کرتے ہیں تو وجد طاری ہو جاتا ہے مثلاً ہرن، سانپ اونٹ وغیرہ اگر آدمی اس سے نفرت کرئے تو حیوان سے بھی گیا گزرا ہے۔

شُتر را چوں شوروطرب درسراست

اگر آدمی را نبا شد خراست

(اُونٹ جب ساربان کی سُریلی آواز پر مست ہو کر زیادہ وزن اٹھاتا اور تیز تیز دوڑتا ہے اگر آدمی کو کیف حاصل نہ ہوسکے تو گویا گدھا ہے)

"سکینتہ الاوٗلیاء" میں لکھا ہے کہ حضرت میاں میر صاحب قادری لاہوری خود سماع بھی فرماتے تھے اور ہندی راگ کو خوب سمجھتے تھے۔ قوالوں سے سماع سنتے اور خوشی انکے روئے مبارک اور چہرہ اَنور سے ظاہر ہوتی ریش مبارک کے بال ایک ایک کرکے کھڑے ہو جاتے اور چہرہ تمتما اٹھتا لیکن رقص سے اجتناب فرماتے تھے شیخ ابو بکر مصری فرماتے ہیں کہ میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کے ساتھ تھا قوالی ہو رہی تھی کہ شیخ ابوالحسن نوری اٹھے اور رقص کرنے لگے حضرت جنید بیٹھے ہوئے تھے جب نوری

Marfat.com

آپ کے قریب آئے تو کہا کہ اٹھو اور یہ آیت پڑھی۔

انما یستجیب الذین یسمعون(پ ۷ ع ۱۵)

جنکو پکارا جائے وہ سنتے ہیں تو جواب میں حضرت جنید نے یہ آیت پڑھی۔

و تری الجبال تحسبها جامدةً و هی تمدمر السحاب (پ۲ ع ۲)

تو پہاڑوں کو کھڑا ہوا سمجھتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں یعنی وہ لوگ جو سماع میں خاموش رہتے ہیں اور وجد کی کیفیت ان میں ظاہر نہیں ہوتی یہ لوگ وقار و تمکین میں پہاڑوں کی طرح ہیں لیکن در حقیقت یہ عین وجد و رقص کی حالت میں ہوتے ہیں سماع سے مراد نغمہ و گیت کو ترنم سے یا مزامیر کیساتھ سنتا ہے اور وجد سے مراد ہاتھ اٹھانا اور رقص کرنا ہے اکثر مشائخ کبار سماع و نغمہ و آواز بغیر ساز کے سنتے تھے مثلاً سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی، حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری اور رقص بھی نہیں کرتے تھے اور بعض مشائخ عظام مثلاً امام العارفین حضرت ذوالنورین مصری، حضرت شیخ ابوبکر شبلی، حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر، خواجہ قطب الدین اویسی، شیخ ابوالحسن نوری، شیخ ابوحمزہ خراسانی، شیخ علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش لاہوری تو وجد میں آجاتے تھے دیگر خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی تو سماع میں وجد فرماتے رقص بھی کرتے اور اپنے آپ کو بھلا بیٹھتے اور اسے جائز قرار دیتے تھے لیکن سلسلہ نقشبندیہ میں یہ معمول نہیں لیکن جب خواجہ نقشبند سے لوگوں

Marfat.com

نے سماع کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا۔

نہ ایں کار میکنم نہ انکار میکنم

یعنی میں سماع نہیں کرتا لیکن منع بھی نہیں کرتا "کیمیائے سعادت" میں منقول ہے کہ سماع کی تین قسمیں ہیں پہلے وہ جو صرف کھیل سمجھ کر یا دلچسپی کیلئے سنتے ہیں یہ لہو لعب کا درجہ رکھتا ہے اور منکر عشق حقیقی کا شعار یہی ہے مگر حرام کا درجہ اسکو اس صورت میں بھی نہیں دیا جاسکتا اس لیے کہ وہ خود خوشی کا باعث نہیں ہوتا بلکہ اس سے آدمی خوشی ہوتا ہے اور دُنیا میں بعض خوشیاں ایسی ہیں کہ شرعاً ان کو منانا جائز ہے مثلاً پرندوں کی چہچہاہٹ عجائبات عالم کی رنگا رنگی سبزہ و گُل کی شادابی یہ سب چیزیں ناجائز نہیں اس طرح خوش الحانی بھی کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے لہذا حرام کیسے ہو سکتی ہے حدیث نبوی ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار حبشی عید کے دن مسجد میں بازیگری کر رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم دیکھو گی؟ چنانچہ میں آپ کے شانے پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر تماشہ دیکھتی رہی اس حدیث کی غالباً پانچ وجوہ معلوم ہوتی ہیں۔

اسبابِ سماع

(۱) پہلا سبب یہ ہے کہ لہو لعب اور نظارہ بازی کبھی کبھی کرلینا جائز ہے نیز وہ کھیل حبشی قوم کر رہی تھی جنکے چہروں میں کوئی جاذ... نہیں ہو سکتی۔

(۲) دوسرا یہ سبب ہے کہ وہ بازی گری اور کھیل مسجد نبوی ﷺ میں ہو رہا

Marfat.com

تھا وہاں دیکھ لینے میں کوئی حرج نہ تھا۔ (۳) تیسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حدیث میں ہے جوقت آپ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بازیگری دیکھنے کیلئے بلایا اسوقت حکم ہوا۔

دونکم یا بنی ارفدۃ۔

یعنی اے بنی ارفدا کھیل کود میں مشغول ہو۔

لہذا حرام نہیں ہو سکتا (۴) چوتھا یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم دیکھنا چاہتی ہو اس جملہ سے معلوم ہوا کہ یہ روزانہ کا معمول نہ تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود دریافت فرمایا اور ان کو رنجیدہ کرنا نہ چاہا ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اسوقت اس بازی گری سے محظوظ ہونا چاہتی ہوں اور حضور ﷺ انکو رنجیدہ کرنا نہ چاہتے تھے (۵) پانچواں سبب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خود ان کے ساتھ تشریف فرما رہے باوجود اس کے کہ بازیگری کا نظارہ بازی کرنا حضور ﷺ کے اصول میں داخل نہ تھا لیکن عورتوں اور بچوں کا دل خوش کرنے کیلئے اس قسم کے کام برے نہیں ہوتے لہذا یہ جائز ہے۔

(بچوں کو گڑیاں کھیلنا مباح ہے)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں بچپن میں گڑیاں کھیلا کرتی تھی کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے تو میری سہیلیاں بھاگ گئیں حضور ﷺ نے انکو دوبارہ بلوایا اور میرے پاس بٹھا دیا ایک لڑکی سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں اس نے کہا یہ میری بیٹیاں ہیں فرمایا کہ یہ درمیان میں کیا ہے؟ اس نے کہا یہ اسکا گھوڑا ہے پھر دریافت فرمایا کہ گھوڑے پر کیا ہے؟ تو عرض کی کہ

Marfat.com

اس کے بال ہیں تو آنحضرت ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے یہ حدیث میں نے اس لیے نقل کی ہے کہ بچوں سے بزرگی جتانا اور ان سے لیے دیئے رہنا دین کے خلاف ہے لیکن یہ دلیل اسکی نہیں ہو سکتی کہ تصویریں بنانا (فن آرٹ) جائز ہے اس لیے کہ بچوں کے کھلونے تو لکڑی یا کپڑے کے ہوتے ہیں اور نا تمام ہوتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ عید کے دن ایک بار میرے گھر میں لڑکیاں دف بجا رہی تھیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور اسکو سن کر آرام فرمانے لگے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے آئے تو انہوں نے لڑکیوں کو ڈانٹا حضور ﷺ جب آرام سے بیدار ہوئے تو ان کو منع کیا کہ انہیں عید کے دن دف بجانے سے نہ روکو لہذا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا منع کرنا اور حضور ﷺ کا ان کو روکنا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ دف بجانا اور گانا جائز ہے تیسری قسم یہ ہے کہ دل میں نیک مقاصد لیکر سماع کیا جائے۔

مقاصدِ سماع

(۱) اول یہ کہ حاجیوں کے اشعار جو کہ کعبتہ اللہ کی شان میں ہوں جن سے خدا کی محبت میں اضافہ ہو حجاج کیلئے سماع جائز ہے اسی طرح نمازیوں اور مجاہدوں میں عشق حقیقی کا اضافہ کرنیوالا سرور جائز ہو گا تاکہ جہاد کرنے میں جوش پیدا ہو سکے۔ (۲) دوسرا مقصد اپنے لیے نوحہ پڑھنا اور آہ وزاری کرنا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام نوحہ فرماتے تھے (۳) تیسرا شادی عقیقہ اور ختنہ کے موقع پر یا

Marfat.com

سفر سے واپسی پر تو یہ سب جائز ہے آنحضرتؐ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ میں تشریف لائے تو لڑکیوں نے دف بجا کر یہ اشعار پڑھے۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

(یعنی سلامتی کے ساتھ چودھویں رات کا چاند ہمارے لیے طلوع ہوا تو ہم پر واجب ہے کہ ہم خدا سے دعائیں مانگیں) اسی طرح عید کے دن خوشی منانا جائز ہے اگر دو دوست بیٹھ کر سماع کے ذریعے دل خوش کریں تو بھی جائز ہے۔(۴) چوتھی قسم سماع کی یہ ہے کہ خداوند عالم کا عشق حقیقی اور معرفت جاگزیں ہو گئی ہو تو سماع واجب ہے صوفیوں اور اولیاءاللہ کا سماع صرف معرفت کو چار چاند لگانے کیلئے ہوتا ہے شادیں ڈھول طبل بجانا چاہیے وہ جھانجھ کے ساتھ بجائے جائیں۔ اس لیے کہ ان کے متعلق منع نہیں کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے دف بجایا گیا تو کوئی اعتراض نہ فرمایا بلکہ شادی کے وقت خود بھی حکم دیا ہے اس لیے حاجیوں اور نمازیوں کا طبل بجانا رسم میں جائز ہے۔

Marfat.com

ذکر بے ثباتیٔ دنیا و ذکرِ موت

احقر نے "فوائد الفواد" میں پڑھا ہے کہ جب دن نکلتا ہے تو ایک فرشتہ کعبہ کی چھت پر سے آواز دیتا ہے کہ اے بندگان خدا اے امتان محمد الرسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی کا ایک اور دن عنایت کیا ہے اس کی کچھ قدر کرو ایک وہ دن بھی تم پر آنے والا ہے یعنی قیامت کا روز اس کیلئے دنیا ہی میں کچھ ذخیرہ کرلو بعد ازاں جب رات ہوتی ہے تو وہی فرشتہ کعبہ کی چھت پر یہ آواز دیتا ہے کہ اے بندگان خدا اے امتان محمد مصطفیٰ ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ نے رات عنایت فرمائی ہے اور ایک رات تمہارے درپیش ہے یعنی قبر کی رات سو اس رات کیلئے کچھ ذخیرہ کرلو بعض مفسرین کرام نے حضرت سیدنا آدم ثانی کا نام نامی واسم گرامی حضرت عبد الرحمان علیہ السلام لکھا ہے آپ خوف خدا اور فکر آخرت میں اتنا روتے اور گریہ کرتے کہ آپ کا لقب نوح رکھ دیا گیا یعنی بہت زیادہ نوحہ کرنے والا حضرت نوح علیہ السلام اپنی ہزار سالہ عمر کٹیا نشین رہے صرف گھاس کی جھونپڑی میں طویل عمر گزاری جب موت کا وقت قریب آیا تو زار و زار روئے اور افسوس کیا کہ اس کٹیا کے بنانے میں جو وقت صائع کیا کاش کہ وہ وقت یاد خدا میں کیوں نہ صرف کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں دنیا کی حقیقت نہ دکھاؤں میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں

Marfat.com

حضور ﷺ مجھے ساتھ لیکر مدینہ منورہ سے باہر ایک کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں آدمیوں کی کھوپڑیاں پاخانے پھٹے ہوئے چیتھڑے اور ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو ہریرہؓ یہ آدمیوں کی کھوپڑیاں ہیں یہ دماغ اسی طرح دنیا کی حرص کرتے تھے جس طرح تم زندہ آج کل کر رہے ہو یہ بھی اسطرح امیدیں باندھا کرتے تھے جس طرح تم لوگ امیدیں لگائے ہوئے ہو آج یہ بغیر کھال کے پڑی ہوئی ہیں۔ چند روز اور گزر جانے کے بعد مٹی ہو جائیں گی یہ پاخانے وہ رنگ برنگ کے کھانے ہیں جن کو بڑی محنت سے کمایا حاصل کیا پھر ان کو تیار کیا اور کھایا اب یہ اس حال میں پڑے ہیں کہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور بھاگتے ہیں وہ لذیذ کھانا جس کی خوشبو دور سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی آج اسکا منتہا یہ ہے کہ اسکی بد بو لوگوں کو اپنے سے متنفر کرتی ہے اور یہ چیتھڑے وہ زینت کا لباس تھا جسکو پہن کر آدمی اکڑتا تھا آج یہ اس حال میں ہے کہ ہوائیں اسکو اِدھر سے اُدھر پھینکتی ہیں یہ ہڈیاں ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن پر لوگ سواریاں کیا کرتے تھے گھوڑوں پر بیٹھ کر مٹکتے تھے اور دنیا میں گھومتے تھے بس جسے ان احوال پر اور ان کے عبرت ناک انجام پر رُونا ہو وہ انکو دیکھ کر رُوئے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ہم سب بہت رُوئے۔

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کا ایک مجلس پر گزر ہوا جہاں زور سے ہنسنے کی آواز آرہی تھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی مجلسوں میں لذتوں کو مکدر کرنیوالی چیز کا تذکرہ شامل کرلیا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لذتوں کو مکدر کرنیوالی چیز کیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ موت،

Marfat.com

قولہٗ تعالیٰ ہے۔

کلُ نفسٍ ذائقۃ الموت۔

ہر نفس کیلئے ذائقہ موت ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ موت ایک ایسی چیز ہے جس کا حال معلوم نہیں کہ کب آپہنچے اسکے لئے اس سے پہلے پہلے تیاری کر لے کہ وہ اچانک آجائے گی رسی دوسرے کے ہاتھ میں ہے نہ معلوم وہ کب کھینچ لے مزید فرماتے ہیں کہ میں نے چار صد نصائح میں سے چار کو اختیار کیا جو کہ سب کا لب لباب ہیں یعنی جس آدمی کے ساتھ نیکی کرو اسے بھول جاؤ جو تمہیں تکلیف پہنچائے اسکو بھی بھول جاؤ لیکن کفران نعمت اور موت کو ہرگز نہ بھولو۔

داشت لقمان یک کذبجۂ تنگ

چوں گلو گاہ نے وسینۂ چنگ

(لقمان کے پاس ایک تنگ کوٹھڑی تھی جو کہ ایک بینسری کے سوراخ کی طرح تنگ اور چھوٹی تھی)۔

بوالفضولے سوال کرد از وے

چیست ایں خانہ است شش نداست وسہ پے

(ایک بیوقوف نے آپ سے سوال کیا کہ یہ کیسا گھر ہے جسکی نہ چھ اطراف ہیں اور نہ تین پائے ہیں)

بادل سرد و چشم گریاں پیر

گفت ھذا لمنیموت کثیر

Marfat.com

(دل سے سرد آہ نکالی اور آپ نے چشم تر یاروتے ہوئے کہا یہ مرنے والے کیلئے بہت کافی ہے)

نقل ہے کہ جب سکندر اعظم مرض الموت میں زندگی سے مایوس ہوا تو حکماء و اطباء کو جمع کر کے کہا کہ مقدونیہ سے لیکر بنگال تک کی تمام شاہی لے لو اور مجھے زندگی دوبارہ مل جائے تمام حکیموں نے نفی میں جواب دیا تو سکندر نے وصیت کی کہ مرنے کے بعد میرے ہاتھ پاؤں ننگے کر کے تمام لوگوں کو کہنا کہ دیکھو سکندر خالی ہاتھ جارہا ہے اسکو مال و جاہ نے کچھ بھی فائدہ اور ساتھ نہ دیا۔ قولہٗ تعالیٰ ہے:

فاذا جآء اَجلهُمَ لا یستاخرُون ساعةً ولا یستقدمون(پ ۸ ع ۱۰)۔

جب اجل آجائے گی ایک گھڑی بھی تو آگے یا پیچھے نہیں کر سکے گا تو پھر غفلت کیسی شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

جہاں اے برادر نماند بکس
دل اندر جہاں آفریں بند و بس

(اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہیں رہے گی۔ دل خدا سے لگانا چاہیے باقی کچھ نہیں۔)

مکن تکیہ برملک دنیا و پشت
کہ بسیار کس چوں تو پرورد وکشت

(دنیا کے ملک پر بھروسہ نہ کر اور اسکے سہارے نہ رہ۔ کیونکہ دنیا نے بہت سے تجھ جیسے آدمی پرورش کئے اور مار ڈالے)

Marfat.com

چوں آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر رُوئے خاک

(جب پاک جان جانے کا ارادہ کرے تو خاک اور تخت پر مرنا دونوں برابر ہیں۔)

"تذکرۃ الاولیاء" میں نقل ہے کہ خواجہ حسن بصری شروع شروع میں بڑے تاجر اور جوہری تھے اور حسن مولوی کے نام سے مشہور تھے آپ کی توبہ کا قصہ یوں ہے کہ ایک دفعہ آپ روم کے بادشاہ کو ملنے گئے اس کے وزیر نے کہا ہم باہر ایک جگہ جارہے ہیں کیا ہمارے ساتھ چلو گے آپ نے کہا ہاں چنانچہ آپکے لیے بھی سواری کا انتظام کر دیا گیا جب یہ لوگ جنگل میں پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ ایک خیمہ رومی اطلس کا ایستادہ ہے اور طنابیں اسکی ریشمی ہیں میخیں سونے کی ہیں سپاہیوں کا ایک لشکر جرار اس کے ارد گرد گھوم رہا ہے جب وہ واپس ہوئے تو پھر کئی عالم اور دانا اور کئی رئیس بزرگ جماعت بن کر خیمے کے اندر گئے کچھ دیر کے بعد وہ باہر آگئے تو پھر سینکڑوں کی تعداد فلاسفر اور حکیم اندر چلے گئے ان کے واپس آنے کے بعد صدہا پری پیکر، صاحب حسن و جمال عوتیں سنہری لباس سے آراستہ جوہرات کے تھال ہاتھوں میں لئے ہوئے اندر گئیں اور طواف کر کے واپس لوٹ آئیں اس کے بعد خود بادشاہ اور وزیر خیمے کے اندر گئے اور باہر چلے آئے۔ آپ نے وزیر سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس نے بتایا کہ قیصر روم کا ایک جوان اور حسین و جمیل بیٹا مرا ہوا ہے جو اس خیمے میں دفن ہے سال میں ایک دن ہم اسی ترتیب سے قبر کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔ پہلے مسلح

Marfat.com

سپاہیوں کا لشکر طواف کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شہزادے جو حالت تم پر وارد ہوئی ہے اگر لڑائی سے دور کی جاسکتی تو ہم حاضر تھے مگر معاملہ ایسے شخص کے ساتھ ہے کہ جس سے کوئی جنگ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد فلسفیوں، داناؤں اور حکیموں کی باری آتی ہے وہ طواف کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اے شہزادے اگر حکمت اور علم اور زور سے تمہاری رہائی ہوسکتی تو ہم ہر طرح کی کوشش کرتے پھر بوڑھے اور معززین طواف کر کے کہتے ہیں کہ اگر آپ کی حالت منت وزاری اور سفارش سے بدل سکتی تو ہم دل و جان سے حاضر ہیں لیکن معاملہ اس ذات سے متعلق ہے جس کے ہاں سفارش کام نہیں دے سکتی پھر خوبصورت عورتیں کہتی ہیں اے شہزادے اگر مال و دولت اور حسن و جمال سے تیری حالت بدل سکتی تو ہم سب حاضر ہیں لیکن تیری حالت اب اس ہستی سے وابستہ ہے جسے مال اور جمال کی پرواہ نہیں پھر بادشاہ اور وزیر خیمے میں داخل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے شہزادے تمہاری خاطر میں لشکر اور نامور حکیم فلاسفر بزرگ مال و دولت اور حسن لایا اور خود بھی حاضر ہوا اگر تیری حالت بدلنا ممکن ہوتی تو میں پوری پوری کوشش کرتا لیکن یہ معاملہ اس مقدس ذات سے وابستہ ہے کہ تمہارا باپ تو درکنار تمام کائنات بھی اسکے مقابلہ میں عاجز اور بے وقعت ہے اب دوسرے سال تک تم پر ہمارا اسلام ہو یہ تقریر سن کر آپ کے دل میں ایسا اثر ہوا کہ اپنا تمام کاروبار چھوڑ دیا اور بصرہ پہنچ کر قسم کھالی کہ اب دنیا میں کبھی نہ ہنسوں گا پھر ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوگئے شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

بعذر آوری خواہش امروز کن

کہ فردا نماند مجال سخن

(عذر خواہی کی آج خواہش کر۔ اس لئے کہ کل کو بات کی گنجائش نہ رہیگی۔)

کنونت کہ چشمت اشکے ببار

زباں دردہاں عذرے بیاد

(اب جب کہ تری آنکھیں ہیں کچھ آنسو بہالے۔ منہ میں زبان ہے کچھ عذر بیان کردے۔)

نہ پیوستہ باشد رواں در بدن

نہ ہموارہ گردد زباں در دہن

(روح بدن میں ہمیشہ نہ رہے گی۔ منہ میں زبان ہمیشہ نہ رہے گی)

مکن عمر ضائع بافسوس و حیف

کہ فرصت عزیز است الوقت سیف

(حسرت اور افسوس کے ساتھ عمر ضائع نہ کر۔۔ اس لئے کہ فرصت کمیاب ہے اور وقت ایک تلوار ہے)

بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ:

عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ کن فی الدینا کانک غریب اوکانک عابدی سبیل وعدنفسک من اصحاب القبور

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں

Marfat.com

غریب کی مانند رہو یا جیسے کہ راہ چلتا مسافر ہو اور ہر وقت اپنے آپ کو قبر والے مردوں میں شمار کرو۔

چرا دل بریں کاروانگہ نہیم

کہ یاراں برفتند و ما بر رہیم

(اس سرائے سے ہم کیوں دل لگائیں۔۔ اس لیے کہ ساتھی تو چلے گئے اور ہم راستہ پر ہیں)

جب دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے تو ہمیں چاہیے کہ اس سے دل نہ لگائیں یارانِ طریقت چلے جا رہے ہیں اور ہم بھی چلنے والے ہیں۔

اے دل تو دریں دنیا چرا بے صبری

روزان و شباں در طلبِ سیم وذری

(اے دل تو اس دنیا کیلئے کیوں بے صبر ہو گیا ہے اور سونا چاندی کے اکٹھا کرنے میں دن رات کیوں لگ گیا ہے)

در قسمت توازیں جہاں یک کفن است

ایں ہم بگماں است بری یا نہ بری

(تیری تقدیر (قسمت) میں اس دنیا میں صرف ایک کفن ہی ہے۔ اور یہ بھی گمان ہے کہ وہ بھی تیرے نصیب ہو گا یا نہیں)

صاحب "خطبات الحنفیہ" لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام تین آدمیوں کے ہمراہ جنگل میں جا رہے تھے راستے میں دیکھا کہ دو اینٹیں سونے کی پڑی ہیں آپ نے فرمایا یہی دنیا ہے اس کے قریب مت جانا یہ بڑی مکار ہے اپنے چاہنے والوں کو یہ ہلاک کر دیتی ہے یوں نصیحت کر کے آپ تو

Marfat.com

آگے چلے گئے لیکن ہمراہی تینوں ساتھی آنکھ بچا کر آپ سے پیچھے ہٹ گئے اور اینٹوں کو اٹھالیا جب گاؤں کے نزدیک پہنچے بھوکے تھے ایک کو روٹی لینے کیلئے گاؤں بھیج دیا اور دو باہر انیٹیں لیکر بیٹھ گئے کچھ دیر بعد دونوں نے کہا کہ اینٹیں دو ہیں ہم بھی دو ہیں تیسرے آدمی کو اگر مار دیا جائے تو ہم دونوں یہ ایک ایک کرکے بانٹ لیں گے اور خوب مزے کریں گے تیسرا آدمی جو گاؤں کھانا لینے گیا تھا اس نے سوچا اگر میں دونوں ساتھیوں کو زہر دے دوں تو یہ اینٹیں میرے کام آئیں گی چنانچہ اس نے روٹیوں میں زہر ملا دیا جب ان دونوں کے پاس روٹیاں لیکر آیا تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور پھر خوب مزے سے روٹیاں کھائیں چونکہ روٹیوں میں زہر تھا تھوڑی دیر بعد وہ بھی وہیں مر گئے اینٹیں وہیں کی وہیں پڑی رہ گئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب پلٹ کر واپس آئے تو دیکھا کہ تینوں مرے پڑے ہیں اور انیٹیں سرہانے دھری ہیں متاسف ہو کر فرمانے لگے کہ سچ ہے دنیا اپنے پیاروں اور چاہنے والوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہے۔ اس کے طالب کو یہاں بھی خرابی اور عاقبت میں بھی رسوائی ہے۔ اسکے طالب دونوں جہاں میں نامراد رہے اور یہ وہیں کی وہیں رہی۔

ہے یہ دنیا بے وفا پُر مکروفن
نوجواں آتی نظر یہ پیرزن

قولہٗ تعالیٰ المال و البنون زینة الحیوٰةالدینا و البٰقیٰت الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربک ثواباً وخیرٌ املاً (پ ۱۵ ع ۱۸)

مال اور اولاد فقط دنیا ہی کی زینت ہیں قیامت میں تو صرف نیکیاں ہی باعث

Marfat.com

ثواب اور اچھا عمل ہوں گے۔

وقت آنست کزیں دارفنا می گزریم

کارواں رفتہ و ما برسر راہ منتظریم

ایک وقت آئیگا کہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں گے۔ قافلہ گزر گیا ہے اور ہم بھی سر راہ جانے کو تیار بیٹھے ہیں۔

توشۂ راہ نداریم چہ تدبیر کنیم

سفردوردرازاست و مابے خبر یم

(ہمارے پاس زادراہ نہیں ہے ہم کیا تدبیر کریں (یعنی عمل نہیں ہیں)۔ سفر دور دراز ہے اور ہم اتنے بڑے سفر کیلئے کوئی تیاری نہیں کر پائے۔)

پدر و مادر و فرزند و عزیزاں رفتند

واہ کہ ماغافل و مستیم چہ کوتاہ نظریم

(ماں باپ اولاد اور عزّو اقربا سب سدھار گئے۔افسوس کہ ہم غافل اور اسی دنیا میں مست ہیں ہم کتنے کوتاہ نظر ہیں۔)

خانہ اصل ماگوشۂ قبرستان است

خرم آں روزکہ مارخت درآنجابہ بریم

(ہمارا اصل گھر قبرستان میں ایک کنج تنہائی ہے۔ وہ دن مبارک ہو گا جب ہم رخت سفر باندھ کر وہاں (اپنے) اصلی گھر جائیں گے۔)

دم بدم می گزرنداز نظرِ من یاراں

ایں فسردیدہ نداریم کہ برخود نگریم

Marfat.com

(لحہ بہ لحہ میری نظر سے دوست گزر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں لیکن یہ خیال نہیں آتا کہ یہ وقت ہم پر بھی آئیگا۔)

خانہ و خانقاہ و منزل مازیر زمیں
مابتدبیر سرای ساختن و بام و دریم

(حقیقت یہ ہے کہ ہمارا گھر اور خانقاہ اور منزل زمین کے نیچے ہے۔ اور ہم بڑی بڑی سرائیں، محلات بنانے میں مصروف ہیں۔)

گرچہ ہمہ مملکت و ملک جہاں جمع کنند
مابغیراز کفنے ہیچ زدنیا نبریم

(اگرچہ دنیا کی تمام بادشاہی اور ملک تمام خزانے جمع کرلیں یعنی ہمارے پاس آجائیں۔ اس بات کا یقینی علم نہیں رکھتے کہ دنیا سے جاتے ہوئے ہمیں کفن بھی نصیب ہوگا یا نہیں۔)

پادشاہا تو حلیمی و رحیمی وغفور
دست ماگیر کہ درماندہ و بے بال و پریم

(اے خدائے قدوس تو بادشاہ بھی ہے اور بُرد بار بھی ہے رحیم اور بخشنے والا بھی ہے ہماری دستگیری فرما کیونکہ ہم عاجز بغیر بال و پر ہیں یعنی اپنے اعمال کی طاقت نہیں رکھتے۔)

یارب ازلطف و کرم عاقبت خاقانی
خیر گرداں کہ ہمہ درطلب خواب و خوریم

(بارخدایا اپنے لطف و کرم سے خاقانی کا انجام بہتر فرمادے۔ کیونکہ ہماری

Marfat.com

زندگی سوائے خواب غفلت اور کھانے پینے کی طلب کے سوا نہیں گزری۔)

حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لوگ میری چار باتوں کو خوب مانتے ہیں لیکن عمل اس کے بالکل خلاف کرتے ہیں۔

۱۔ کہتے ہیں ہم اللہ جل شانہ کے بندے اور غلام ہیں لیکن پھر بھی آزاد پھرتے ہیں۔

۲۔ کہتے ہیں ہمارے رزق کا ذمہ دار خدا ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرتے۔

۳۔ کہتے ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا جمع کرنے میں مصروف ہیں اور آخرت سے بالکل لاپرواہ ہیں۔

۴۔ کہتے ہیں کہ موت ضرور آئے گی لیکن عمل ایسے کرتے ہیں کہ گویا وہ ہمیشہ ہی زندہ رہیں گے۔

تُرا بکوئے اجل ہم گزار خواہد بود

قرار گاہِ تو دارالقرار خواہد بود

(اے انسان تجھے موت کے کوچہ سے بھی گزرنا پڑیگا۔ اور تیرا اصل ٹھکانا تو بہشت (یعنی اگر تو نے اعمالِ صالحہ کیے تو تیرا اصلی مقام بہشت ہی ہو گا۔)

ترا بہ کنجِ لحد سالہا ببایدِ خُفت

تن تو طعمۂ ہر موزو مار خواہد بود

(تجھے قبر کے کونہ میں مدتہا سونا پڑیگا۔ اور تیرے جسم کو کیڑوں اور سانپوں کا لقمہ بننا پڑیگا)۔

تُرا بہ تختۂ تابوت برکنند از تخت

اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

Marfat.com

(ایک دن آئیگا) کہ تجھے تخت سے اتار کر جنازہ کی چار پائی پر رکھیں گے اگرچہ تیرے پاس ہزاروں لشکر اور خزانے کیوں نہ ہوں؟

اگر تو در چمن روزگار ہمچو گلے
رمیدہ بر سر خاک تو خار خواہد بُود

(اگر تو (اس دنیا) کے چمن میں پھول جیسا حسین بھی ہے۔ پھر بھی تیرے سر پر یعنی تیری قبر پر کانٹے اُگیں گے یعنی خاموشی کا مزار ہو گا جس پر کوئی رونق نہ ہو گی۔)

بسا سوار کہ آنجا پیادہ خواہد بود
بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود

(بہت سارے لوگ جو دنیا میں سوار ہیں وہاں پیادہ ہونگے اور بہت سارے لوگ جو یہاں پیادہ ہیں وہاں سوار ہونگے۔)

گناہ می کنی و از خدا نمی ترسی
ندانمت کہ چہ انجام کار خواہد بود

(دنیا میں) تو گناہوں میں ایسا مصروف ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا مجھے معلوم نہیں کہ تیرا انجام کیا ہو گا۔)

نیاز مندیٔ یاراں ندارد ت سودے
مگر عمل کہ ترا یار غار خواہد بود

(اگر آج) تیرے دوست تیرے سامنے نیازمندی سے پیش آتے ہیں تو اسکا کوئی تجھے فائدہ نہیں۔ صرف تیرا عمل ہی ہے جو تیرا یار غار ہو گا۔)

Marfat.com

گناہ را اگر از مرداں ہمی پوشی

بروز حشر ہمہ آشکار خواہد بود

(تیرے گناہ اگرچہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں لیکن بروز قیامت تیرے گناہ آشکار ہو جائیں گے۔)

ز ذرہ ذرہ حساب عمل تو خواہد شد

ز قطرہ قطرہ جرامت شمار خواہد بود

(تیرے اعمال کے ذرہ ذرہ کا حساب لیا جائیگا۔ تمہاری بدکرداری کا قطرہ قطرہ شمار حساب لیا جائیگا۔)

بساز چارہ رفتن کہ ہمرہاں رفتند

زسعدی ایں سخن یادگار خواہد بود

(لہذا جانے کیلئے کوئی چارہ جوئی کر کیونکہ تیرے سب ساتھی تو جا چکے ہیں۔ اور سعدی سے یہ بات بطور یادگار کے یاد رہیگی۔)

یہ دنیا بہت پرانی ہے تقریباً بالشت کے درمیان ایک آدمی دفن ہے۔ جنگل دریا، آبادی، پہاڑ ہر تختہ زمین کے اندر انسانوں کی اتنی بیشمار لاشیں مدفون ہیں کہ ہر چلنے والے آدمی کے پاؤں کے نیچے کئی آدمی پڑے ہوتے ہیں جو کہ اب مٹی میں مٹی ہو چکے ہیں ہم جب اس زمین پر چلتے ہیں تو ہمارے پاؤں کے نیچے زمین میں خدا جانے کیسے کیسے بادشاہوں کے سر داناؤں کے دماغ متکبروں کے ڈھانچے پڑے ہیں جو ہماری طرح زندگی گزار چکے ہیں وہ بھی ہماری طرح سوچتے ہوں گے ہماری ہی طرح حرص کرتے ہوں گے اور

Marfat.com

ہماری ہی طرح اس زمین پر اکڑ اکڑ کے چلتے ہوں گے جس کے اوپر اب ہم اکڑ اکڑ کر چل پھر رہے ہیں اور بول و براز وغیرہ کرتے پھرتے ہیں یہ دنیا ساری کی ساری قبرستان ہے جسکے اوپر ہم خنداں وشاداں پھرتے ہیں۔

بندہ سرافگندہ عاصی پُرمعاصی کمترین خلائق محمدؐ کرم حسینؑ خادم آستانۂ قادریہ بلوآنہ شریف نے دربار شریف پر ایک چھوٹا سا چاہ (کنواں) بنوایا دوران کھدوائی پانی کے اندر ایک قطعہ گِل سخت کا آیا جو ملاحوں کی محنت شاقہ کے بعد توڑا گیا جب اس سے نیچے کدال مارا تو نیچے سے مٹی کے برتن وغیرہ بوسیدہ ٹوٹے پھوٹے آنے لگے کچھ نیچے جانے کے بعد ایک مٹی کا بڑا طباق برآمد ہوا جو بالکل صحیح حالت میں تھا یہ ظروف تقریباً سطح زمین سے چودہ پندرہ ہاتھ نیچے خدا جانے کب سے پڑے تھے خاکسار کو یہ دیکھ کر ایسی حیرت اور چوٹ لگی کہ اب تک یہ بات گوشہ دماغ میں بدستور موجود ہے سوچتا ہوں وہاں بھی ہماری طرح دنیا آباد تھی جنکا آج سوائے نیک اعمال کے کوئی پرسان حال نہیں وہ مٹی کی گہری سطح کے نیچے تاریک گھاٹی میں اپنے اعمال کے رحم و کرم پر پڑے ہیں۔

خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

بساز چارہ رفتن کہ ہمرہاں رفتند

زسعدی ایں سخن یادگار خواہد بود

(لہذا جانے کیلئے کوئی چارہ جوئی کر کیونکہ تیرے سب ساتھی تو جا چکے ہیں اور سعدی سے یہ بات بطور یادگار کے یاد رہیگی۔)

نقل ہے کہ ایک فرشتہ روزانہ پہلے آسمان سے لوگوں کو آواز دیتا

Marfat.com

ہے۔

لدوللموت وابنوالخرابی

یعنی موت کیلئے جنو اور خراب ہونے کیلئے بناؤ یعنی جتنے بچے پیدا کرو گے یہ سب مر جائیں گے جتنے اونچے نیچے مکان بناؤ گے یہ سب ایک دن گر جائیں گے جو پیدا ہو گا سو مرے گا جو بنے گا وہ ٹوٹے گا۔ قولہٗ تعالیٰ ہے۔

قل متاع الدنیا قلیل (پ ۵ ع ۸) ۔

دنیا کی زندگی قلیل عرصہ کیلئے ہے۔

یہ زندگی صرف چند روزہ ہے جس میں ہمیں کچھ قبر کیلئے توشہ تیار کر لینا چاہیے کیونکہ منزل قبر بڑی طویل ہے ترمذی شریف میں حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ نے فرمایا لو گو لذتوں کو ختم کرنیوالی موت کو یاد کیا کرو قبر ہر دن اپنے مردوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کرتی ہے کہ میں غربت و تنہائی کا گھر ہوں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں جب مومن کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو مرحبا کہتی ہوئی خوشخبری سناتی ہے کہ میری پشت پر چلنے والوں میں تو بڑا محبوب تھا آج میں تیری ہو گئی اور تو میری طرف آگیا تو اب میرے احسان کو بس دیکھ لے گا یہ کہہ کر قبر تا حد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے اور جنت کا دروازہ کھلا نظر آتا ہے "طبرانی شریف" میں مرقوم ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا حضور اکرم ﷺ ایک جنازہ میں شریک ہوئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ ایک قبر کے پاس گئے اور فرمایا قبر ہر دن با آواز بلند کہتی ہے اے آدم علیہ السلام کی اولاد تو

Marfat.com

کیوں مجھے بھول گیا کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ میں تنہائی کا گھر غربت کا گھر وحشت کا گھر، کیڑوں مکوڑوں والا گھر اور بہت تنگ و تاریک گھر ہوں مگر اللہ کریم جس کیلئے مجھے کشادگی کا حکم فرمائے گا میں کشادہ ہو جاؤں گی اس کے بعد فرمایا قبر یا تو جنت کا ٹکڑا ہے اور یا دوزخ کا تنور ہے۔

Marfat.com

غزل

گر تا قیامت زندہ ای آخر فنا آخر فنا

ور ہم چناہ و بندہ ای آخر فنا آخر فنا

(اگر تو قیامت تک بھی زندہ رہے پھر بھی تو نے مرنا ہے یعنی آخر فنا ہے۔ اگر تو چاند ہے دنیا انسان بہر حال آخر فنا ہے)

نے شاہ ماند در جہاں نے ماہ اندر آسمان

نے آسمان پاید آمان آخر فنا آخر فنا

(دنیا میں) نہ کوئی بادشاہ رہے گا اور نہ ہی آسمان پر چاند رہے گا۔ یہ آسمان بھی باقی نہ رہیگا آخر فنا ہو جائیگا)

ہر دم خدارا یاد کن دل راز غم آزاد کن

جاں راہمیشہ شاد کن آخر فنا آخر فنا

(ہر لمحہ خدا کو یاد کر (اور اس سے) دل کو غم سے آزاد کر لے۔ ہمیشہ اپنی روح خوش رکھ کیونکہ آخر دنیا کو چھوڑنا ہے)

آدم کجا حوا کجا آں دانۂ گندم کجا

آں دم کجا ایں دم کجا آخر فنا آخر فنا

(آدم و حوا کہاں ہیں اور وہ دانہ گندم کہاں ہے نہ وہ لمحات باقی ہیں اور نہ یہ لمحات باقی رہینگے کیونکہ آخر موت ہے)

کشتی کجا طوفاں کجا آں نوح کشتیاں کجا

آں موجد عماں کجا آخر فنا آخر فنا

Marfat.com

(کشتی کہاں؟ طوفان کہاں؟ اور نوح علیہ السلام کشتی کھیلنے والے کہاں ہیں اور شہر عماں کا بانی کہاں؟ ہر ایک کو فنا کی گود میں جانا ہے۔)

تخت سلیماں ہاں کجا داوٗد خوش الحاں کجا

آں حشمت و آں شاں کجا آخر فنا آخر فنا

(تخت سلیمان علیہ السلام کہاں ہے اور داود علیہ السلام جیسے خوش الحان کہاں ہیں۔ وہ بادشاہی دبدبہ کہاں؟ اور وہ شان و شوکت کہاں؟ آخر فنا ہے)

کو حشمت اسکندری برخلق عالم سروری

آں رفعت وبالا تری آخر فنا آخر فنا

(سکندر (بادشاہ) کی شان و شوکت جس نے روئے زمین پر بادشاہی کی۔ وہ شان، رفعت بلند و بالا اختیار سب فنا پذیر ہو گئے۔)

اے دل تو باحق یار شو از غیر حق بیزار شو

غفلت مکن ہشیار شو آخر فنا آخر فنا

(اے دل تو حق سبحانہٗ سے یاری لگا لے اور غیر سے تعلق توڑ لے۔ غافل نہ بن (راہ حق) میں ہوشیار رہ کیونکہ ایک دن فنا ہے۔)

بر دولت دنیا مبیں خود را مکن اندوہگیں

گاہے چناں گاہے چنیں آخر فنا آخر فنا

(دولت دنیا پر نگاہ نہ ڈال اور اپنے آپ کو اسکے لیے غمگین نہ کر۔ یہ دنیا کبھی کسی کے پاس ہوتی ہے تو کبھی کسی کے پاس آخر فنا سے واسطہ ہے۔)

کو سعدیٔ شیریں بیاں کو حافظ غیبُ اللساں

کو خسروٗ طوطی بیاں آخر فنا آخر فنا

(آخر شیریں بیان والا سعدی اور غیب کی خبریں دینے والا حافظ۔ اور طوطی

Marfat.com

بیان والا خسرو کہاں ہے آخر ہر ایک نے کوچ کرنا ہے۔)

حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ملک الموت ہر گھر میں تین مرتبہ روزانہ چکر لگا کر دیکھتے ہیں کس کا رزق پورا ہو گیا ہے کس کی مدت عمر پوری ہو گئی جس کا رزق پورا ہو جاتا ہے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور جب اسکے گھر والے اسکی موت پر روتے ہیں تو ملک الموت دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا تھا واللہ میں نے نہ تو اس کا رزق کھایا نہ اس کی عمر گھٹائی نہ اس کی مدت عمر سے کچھ حصہ کم کیا میں تمہارے گھروں میں بار بار آتا رہوں گا یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اگر میت کے گھر والے ملک الموت کا کھڑا ہونا دیکھ لیں اور ان کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو جائیں اور اپنے اوپر روئیں۔

موت کا منظر

قولہٗ تعالیٰ ہے:

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسنُ عملا

اللہ تعالیٰ نے حیاتی اور موت کو اسلئے پیدا کیا تاکہ تم اچھے عمل کر سکو۔

معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زندگی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیک عمل کرنے کیلئے مستعار دی اور وقت وداع تاکیداً فرمایا کہ الستُ بربکم یاد رکھنا میں ہی تمہارا رب ہوں مجھے مت بھولنا تو اب ہم نے اس قول کو بطریق احسن نبھانا ہے ہم سے کوئی ایسی لغزش نہ ہو جس میں ہم منشائے ایزدی کے خلاف چل نکلیں بلکہ ہر وقت ہر قول و فعل میں رضائے الٰہی منشائے رسالت پناہی کو ملحوظ خاطر اور مد نظر رکھنا چاہیے اور اس صراط مستقیم پر چلنا چاہیے جس پر اسلاف مکرمین رہرو منزل رہے اللہ کریم ہمارے نصیب فرما۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

قصہ ہارون الرشید بادشاہ کے لڑکے کا

خلیفہ ہارون رشید کا ایک لڑکا تھا جس کی عمر تقریباً سولہ سال کی تھی وہ بہت کثرت سے زاہدوں اور بزرگوں کی مجلس میں رہا کرتا تھا اور اکثر قبرستان چلا جاتا وہاں جا کر کہتا کہ تم لوگ ہم سے پہلے دنیا میں تھے دنیا کے مالک تھے لیکن اس دنیا نے تمہیں نجات نہ دی حتیٰ کہ تم قبروں میں پہنچ گئے کاش مجھے کس طرح خبر ہوتی کہ تم پر کیا گزر رہی ہے اور تم سے کیا کیا سوال و جواب ہوئے ہیں اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتا مجھے جنازے ہر دن ڈراتے ہیں اور مرنے والوں پر رونے والیوں کی آوازیں مجھے غمگین رکھتی ہیں۔ ایک دن وہ اپنے باپ (بادشاہ) کی مجلس میں آیا اس کے پاس وزراء اُمراء سب جمع تھے اور لڑکے کے بدن پر ایک کپڑا معمولی اور سر پر ایک لنگی بندھی ہوئی تھی ارا کین سلطنت آپس میں کہنے لگے کہ اس پاگل لڑکے کی حرکتوں نے امیر المومنین کو دوسرے بادشاہوں کی نگاہ میں ذلیل کر دیا ہے اگر امیر المومنین اس کو تنبیہ کریں تو شاید یہ اپنی حالت سے باز آجائے امیر المومنین نے یہ بات سن کر اس سے کہا کہ بیٹا تم نے مجھے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل کر رکھا ہے اس نے یہ بات سن کر باپ کو تو کوئی جواب نہ دیا لیکن ایک پرندہ وہاں بیٹھا تھا اس کو کہا کہ اس ذات کا واسطہ جس نے تجھے پیدا کیا تو میرے ہاتھ پر آ کر بیٹھ جا وہ پرندہ وہاں سے اڑ کر ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا پھر کہا کہ اب اپنی جگہ پر چلا جا وہ ہاتھ پر سے اڑ کر اپنی جگہ چلا گیا اس کے بعد اس نے عرض کیا کہ ابا جان

Marfat.com

اصل میں آپ دنیا سے جو محبت کر رہے ہیں اس نے مجھے رسوا کر رکھا ہے اب میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ سے جدائی اختیار کر لوں یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور ایک قرآن شریف صرف اپنے ساتھ لیا چلتے ہوئے ماں نے ایک بہت قیمتی انگوٹھی بھی اس کو دے دی (کہ احتیاج کے وقت اس کو فروخت کر کے کام میں لائے) وہ یہاں سے چل کر بصرہ پہنچ گیا اور مزدوروں میں کام کرنے لگا ہفتہ میں صرف ایک دن شنبہ کو مزدوری کرتا اور آٹھ دن تک وہ مزدوری کے پیسے خرچ کرتا اور آٹھویں دن پھر شنبہ کو مزدوری کر لیتا اور ایک درم اور ایک دانق (یعنی درم کا چھٹا حصہ) مزدوری لیتا اس سے کم یا زیادہ نہ لیتا ایک دانق روزانہ خرچ کرتا ابو عامر بصری کہتے ہیں کہ میری ایک دیوار گر گئی تھی اس کو بنوانے کیلئے میں کسی معمار کی تلاش میں نکلا (کسی نے بتایا ہو گا کہ فلاں شخص بھی تعمیر کا کام کرتا ہے) میں نے دیکھا کہ نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے ایک زنبیل پاس رکھی ہے اور قرآن شریف دیکھ کر پڑھ رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ لڑکے مزدوری کرو گے کہنے لگا کیوں نہیں کریں گے مزدوری کیلئے ہی تو پیدا ہوئے ہیں آپ بتائیں کیا خدمت مجھ سے لینی ہے میں نے کہا گارے مٹی (تعمیر) کا کام لینا ہے اس نے کہا کہ ایک درم اور ایک دانق مزدوری ہو گی اور نماز کے اوقات میں کام نہیں ہو گا مجھے نماز کیلئے جانا ہو گا میں نے اس کی دونوں شرطیں منظور کر لیں اور اس کو لا کر کام پر لگا دیا مغرب کے وقت جب میں نے دیکھا تو اس نے دس آدمیوں کی بقدر کام کیا میں نے اس کی مزدوری میں دو درم دیئے اس نے شرط سے زائد لینے سے انکار کر دیا اور ایک درم اور ایک دانق لیکر چلا گیا دوسرے دن

Marfat.com

میں پھر اس کی تلاش میں نکلا وہ مجھے کہیں نہ ملا میں نے لوگوں سے تحقیق کیا کہ ایسی ایسی صورت کا ایک لڑکا مزدوری کیا کرتا ہے کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں ملے گا؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ صرف شنبہ ہی کے دن مزدوری کرتا ہے اس سے پہلے تمہیں کہیں نہیں ملے گا مجھے اس کے کام کو دیکھ کر ایسی رغبت ہوئی کہ میں نے آٹھ دن تک اپنی تعمیر بند کر دی اور شنبہ کے دن اس کی تلاش میں نکلا وہ اسی طرح بیٹھا قرآن شریف پڑھتا ہوا ملا میں نے سلام کیا اور مزدوری کرنے کو پوچھا اس نے وہی پہلی دو شرطیں بیان کیں میں نے منظور کر لیں وہ میرے ساتھ آ کر کام میں لگ گیا مجھے اس پر حیرت ہو رہی تھی کہ پچھلے شنبہ کو اس اکیلے نے دس آدمیوں کا کام کس طرح کر لیا اس لیے اس مرتبہ میں نے ایسی طرح چھپ کر کہ وہ مجھے نہ دیکھے اس کے کام کرنے کا طریقہ دیکھا تو یہ منظر دیکھا کہ وہ ہاتھ میں گارا لیکر دیوار پر ڈالتا ہے اور پتھر اپنے آپ ہی ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے چلے جاتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اللہ کا ولی ہے اور اللہ کے اولیاء کے کاموں کی غیب سے مدد ہوتی ہی ہے۔

جب شام ہوئی تو میں نے اس کو تین درم دینا چاہے اس نے لینے سے انکار کر دیا کہ میں اتنے درم کیا کروں گا اور ایک درم اور ایک وانق لیکر چلا گیا میں نے ایک ہفتہ پھر انتظار کیا اور تیسرے شنبہ کو پھر میں اس کی تلاش میں نکلا مگر وہ مجھے نہ ملا میں نے لوگوں سے تحقیق کیا ایک شخص نے بتایا کہ وہ تین دن سے بیمار ہے فلاں ویرانہ جنگل میں پڑا ہے میں ایک شخص کو اجرت دے کر اس پر راضی کیا کہ وہ مجھے اس جنگل میں پہنچا دے وہ مجھے ساتھ لیکر اس جنگل ویران میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ بے ہوش پڑا ہے آدھی اینٹ کا ٹکڑا سر کے

Marfat.com

نیچے رکھا ہوا ہے میں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب نہ دیا میں نے دوسری مرتبہ سلام کیا تو اس نے (آنکھ کھولی اور) مجھے پہچان لیا میں نے جلدی سے اس کا سر اینٹ پر سے اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اس نے سر ہٹا لیا اور کہا میرے دوست دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ میں نہ پڑ عمر ختم ہوتی جارہی ہے اور یہ نعمتیں سب ختم ہوجائیں گی جب تو کوئی جنازہ لیکر قبرستان جائے تو یہ سوچتا رہ کہ تیرا بھی ایک دن اسی طرح جنازہ اٹھایا جائے گا اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ ابو عامر جب میری روح نکل جائے تو مجھے نہلا کر میرے اسی کپڑے میں مجھے کفن دے دینا میں نے کہا میرے محبوب اس میں کیا حرج ہے کہ میں تیرے کفن کیلئے نئے کپڑے لے آؤں۔ اس نے جواب دیا کہ نئے کپڑوں کیلئے زندہ لوگ زیادہ مستحق ہیں (یہ جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ کا جواب ہے۔ انہوں نے بھی اپنے وصال کے وقت یہی فرمائش کی تھی کہ میری انہی چادروں میں کفن دے دینا اور جب ان سے نئے کپڑے کی اجازت چاہی گئی تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا) لڑکے نے کہا کہ کفن تو (پرانا ہو یا نیا بہر حال) بوسیدہ ہوجائے گا آدمی کے ساتھ تو صرف اس کا عمل ہی رہتا ہے اور یہ میری لنگی اور لوٹا قبر کھودنے والے کو مزدوری میں دے دینا اور یہ انگوٹھی اور قرآن شریف خلیفہ ہارون رشید تک پہنچا دینا اور اس کا خیال رکھنا کہ خود انہیں کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہہ کر دینا کہ ایک پردیسی لڑکے کی میرے پاس امانت ہے اور وہ آپ سے کہہ گیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس غفلت اور دھوکہ کی حالت میں آپ کی موت آجائے یہ کہہ کر اس کی روح نکل گئی اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا شہزادہ تھا اس کے انتقال کے بعد اس کی

Marfat.com

وصیت کے موافق میں نے اس کو دفن کر دیا اور دونوں چیزیں گورکن کو دے دیں اور قرآن پاک اور انگوٹھی لیکر بغداد پہنچا۔

قصر شاہی کے قریب پہنچا تو بادشاہ کی سواری نکل رہی تھی میں ایک اونچی جگہ کھڑا ہو گیا اول ایک بہت بڑا لشکر نکلا جس میں تقریباً ایک ہزار گھوڑے سوار تھے اس طرح یکے بعد دیگرے دس لشکر نکلے دسویں جتھے میں خود امیر المومنین بھی تھے میں نے زور سے آواز دے کر کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو حضور اقدس ﷺ کی قرابت داری کا واسطہ ذرا سا توقف کر لیجئے میری آواز پر انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر کہا کہ میرے پاس ایک پردیسی لڑکے کی امانت ہے جس نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ یہ دونوں چیزیں آپ کو پہنچا دوں بادشاہ ان کو دیکھ کر (پہچان گیا) تھوڑی دیر سر جھکایا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ایک دربان سے کہا کہ اس آدمی کو ساتھ رکھو جب میں واپسی پر بلاؤں تو میرے پاس پہنچا دینا جب وہ باہر سے واپسی پر مکان پر پہنچے تو محل کے پردے گروا کر اس دربان سے فرمایا اس شخص کو بلا کر لاؤ اگرچہ وہ میرا غم تازہ ہی کرے گا دربان میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین نے بلایا ہے اور اس کا خیال رکھنا کہ امیر پر صدمہ کا بہت اثر ہے اگر تم دس باتیں کرنا چاہتے ہو تو پانچ پر ہی اکتفا کرنا یہ کہہ کر وہ مجھے امیر کے پاس لے گیا اس وقت امیر بالکل تنہا بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ میں قریب جا کر بیٹھ گیا کہنے لگے کہ تم میرے اس بیٹے کو جانتے ہو میں نے کہا جی ہاں میں ان کو جانتا ہوں کہنے لگے وہ کیا کام کرتا تھا میں نے کہا گارے مٹی کی مزدوری کرتے تھے کہنے لگے

Marfat.com

تم نے بھی مزدوری پر کوئی کام اس سے کرایا تھا؟ میں نے کہا کرایا ہے کہنے لگے کہ تمہیں اس کا خیال نہ آیا کہ اس کی حضور اقدس ﷺ سے قرابت تھی (کہ یہ حضرات حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد ہے) میں نے کہا امیر المومنین پہلے اللہ جل شانہ سے معذرت چاہتا ہوں اس کے بعد آپ سے عُذر خواہ ہوں مجھے اس وقت اس کا علم ہی نہ تھا کہ یہ کون ہیں مجھے ان کے انتقال کے وقت ان کا حال معلوم ہوا کہنے لگے کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اس کو غسل دیا میں نے کہاں کہ جی ہاں کہنے لگے اپنا ہاتھ لاو میرا ہاتھ لیکر اپنے سینے پر رکھ دیا اور چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے وہ مسافر جس پر میرا دل پگھل رہا ہے اور میری آنکھیں اس پر آنسو بہا رہی ہیں اے وہ شخص جس کا مکان (قبر) دور ہے لیکن اس کا غم میرے قریب ہے بے شک موت ہر اچھے سے اچھے عیش کو مکدر کر دیتی ہے وہ مسافر ایک چاند کا ٹکڑا تھا (یعنی اس کا چہرہ) جو خالص چاندی کی ٹہنی پر تھا (یعنی اس کے بَدن پر) بس چاند کا ٹکڑا بھی قبر میں پہنچ گیا اور چاندی کی ٹہنی بھی قبر میں پہنچ گئی۔" اس کے بعد خلیفہ ہارون رشید نے بصرہ اس کی قبر پر جانے کا ارادہ کیا۔ ابو عامر ساتھ تھے اس کی قبر پر پہنچ کر خلیفہ ہارون رشید نے چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ "اے وہ مسافر جو اپنے سفر سے کبھی بھی نہ لوٹے گا موت نے کم عمری کے ہی زمانہ میں اس کو جلدی سے اُچک لیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو میرے لیے اُنس اور دل کا چین تھا، لمبی راتوں میں بھی اور مختصر راتوں میں بھی تو نے موت کا وہ پیالہ پیا ہے جس کو عنقریب تیرا بوڑھا باپ بڑھاپے کی حالت میں پیئے گا بلکہ دنیا کا ہر آدمی

Marfat.com

اس کو پیئے گا چاہے وہ جنگل کا رہنے والا ہو یا شہر کا رہنے والا۔ پس سب تعریفیں اسی وحدہٗ لاشریک لہٗ کیلئے ہیں جس کی لکھی ہوئی تقدیر کے یہ کرشمے ہیں۔"

اُبو عامر کہتے ہیں کہ اس کے بعد جو رات آئی تو میں اپنے وظائف پورے کر کے لیٹا ہی تھا کہ میں نے خواب میں ایک نور کا قبہ دیکھا جس کے اوپر نور ہی نور پھیل رہا ہے اس نور کے ابر میں سے اس لڑکے نے مجھے آواز دے کر کہا ابو عامر تمہیں حق تعالیٰ شانہٗ جزائے خیر عطا فرمائے (تم نے میری تجہیز و تکفین کی اور میری وصیّت پوری کی) میں نے اس سے پوچھا کہ میرے پیارے تیرا کیا حال گزرا۔ کہنے لگا کہ میں ایسے مولا کی طرف پہنچا ہوں جو بہت کریم ہے اور مجھ سے بہت راضی ہے اس مالک نے وہ چیزیں عطا کیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ کسی کے دل پر اس کا خیال گزرا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے ان لوگوں کیلئے جن کے پہلو رات کو خوابگاہوں سے دور رہتے ہیں (یعنی تہجد گزاروں کیلئے) وہ چیزیں تیار کر رکھیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی نبی رسول جانتا ہے اور یہ مضمون قرآن پاک میں بھی ہے۔

فَلاَ تعلم نفسٌ ما اخفی لھَم من قرۃُ اعینٍ (سورۃ سجدہ ع ۲)

کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں

Marfat.com

کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے (درمنثور) اس کے بعد اس لڑکے نے کہا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جو بھی دنیا سے اس طرح نکل آئے جیسا میں نکل آیا اس کے بلیے بھی اعزاز اور اکرام ہیں جو میرے لیے ہوئے صاحبِ "روض" کہتے ہیں کہ یہ سارا قصہ مجھے اور طریقہ سے بھی پہنچا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ کسی شخص نے خلیفہ ہارون رشید سے اس لڑکے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بادشاہ ہونے سے پہلے یہ لڑکا پیدا ہوا تھا بہت اچھی تربیت پائی تھی قرآن پاک بھی پڑھا تھا اور علوم بھی پڑھے تھے جب میں بادشاہ بن گیا تو یہ مجھ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا میری دنیا سے اس نے کوئی راحت نہیں اٹھائی چلتے وقت میں نے ہی اس کی ماں سے کہا تھا کہ ابن کو یہ انگوٹھی دے دے اس انگوٹھی کا یاقوت بہت زیادہ قیمتی تھا مگر وہ اس کو بھی کام میں نہ لایا مرتے وقت واپس کر گیا یہ لڑکا اپنی والدہ کا بڑا فرماں بردار تھا۔ (روض)۔

Marfat.com

ذِکر بالجہر
(بُلند آواز سے ذکر کرنے کا بیان)

جاننا چاہیے کہ تسبیح تکبیر، تہلیل ازکار و تلاوت قرآن بلند آواز سے بھی جائز ہے اور آہستہ مخفی بھی جائز ہے ہر دو امر قرآن مجید میں موجود ہیں۔

فاذکرُ اللہ کذکرکم آباؤ کم اواشد ذکراً۔ (پ ۲ ع ۹)

یعنی اللہ کا اس طرح ذکر کرو جسطرح اپنے باپ دادوں کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے زیادہ کفار مکہ حج کے موقع پر اپنی قومی خوبیاں اور باپ دادوں کے کارنامے بڑھا چڑھا کر اور بڑی شدومد کے ساتھ بیان کرتے لیکن قرآن نے انکو منع فرمایا اور اسکی جگہ ایسے مجمعوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی شدومد کے ساتھ کرنے کا حکم فرمایا لہذا رب کریم کا ذکر مجلس لگا کر کرنا باعث صد برکات ہے جو ذکر حاضرین مجلس سنیں یہی جہر ہے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کا کوئی ذکر جہر کے ساتھ تلاوت کرنا بلند آواز سے پڑھنا حکم خدا ہے جو شخص ذکر الٰہی کو جہر کو برا سمجھے وہ نادان ہے نماز خاص عبادت الٰہی ہے اس میں بھی بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے چنانچہ صبح شام اور عشاء کی نماز میں امام با آواز بلند قرآن پڑھتے ہیں اسکا کوئی گناہ نہیں دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذاقریٔ القرانُ فاستمعون الہٗ و انصتو(پ ۹ ع ۱۴)

یعنی جب قرآن مجید پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔

Marfat.com

ثابت ہوا کہ بلند آواز سے ذکر جائز ہے۔

يتلوعليهم آيتك (پ ۱ ع ۱۵)

یعنی یارسول اللہ میری آیات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سناؤ معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کا دوسرا نام ذکر ہے۔

انّ نحنُ نزلنا الذكروانا لهٗ لحٰفظون (پ ۱۴ ع ۱)

یعنی ہم نے ذکر نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اسے کوئی بند نہیں کرسکتا۔

یہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

؎ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اب چند احادیث مبارکہ پیش ہیں:

۱۔(حدیث) مشکوۃ شریف جلد دوم باب الذکر۔

وعن عبدالله ابن زبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلمہ من صلواتہٖ يقول بصوتہِ الا على لا الہ الا اللہ۔

ترجمہ:۔ صاحبِ مشکوۃ نے مسلم کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے لاالہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے چنانچہ آج بھی جملہ اہلسنت ہر نماز کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھتے ہیں جو کہ بعینہٖ سنت رسول اللہ ہے یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک اور فقرا کا وظیفہ ہے۔

۲(حدیث) مشکوۃ شریف جلد سوم۔

Marfat.com

عن بريدة قال دخلت مع رسول الله صلى الله علیہ وسلم المسجد عشاءً فاذارجلٌ یقوء و یرفع صَوتہٗ فقلت یا رسول الله اتقول ھذا امواءٌ قال بل موٗمنٌ مُنیبٌ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت بریدہؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشائ کے وقت مسجد میں گیا تو وہاں ایک شخص بلند آواز سے تلاوت کر رہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ شخص ریاکار تو نہیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ مومن رجوع الی اللہ بندہ ہے لہذا ثابت ہوا کہ بلند آواز سے ذکر پڑھنا ریاکاری نہیں بلکہ رجوع الی اللہ ہے۔

(۳)(حدیث) مشکوۃ شریف جلد سوم باب الذکر۔

وعن ابی ھریرہ قال قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم یقول الله تعالى انا عند ظن عبدی وانا معہٗ اذاذکرنی فان ذکرنی فی لفسہٖ ذکرتہٗ فی نفس وانا ذکرنی فی ملاء ذکرتہٗ فی ملاء خیر منھم ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں اگر بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی بندے کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر بندہ مجھے ظاہر مجمع میں یاد کرے تو میں بھی اپنے بندے کو ظاہر مجمع میں یاد کرتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

(۴) (حدیث) مشکوۃ شریف (کتاب الصلوۃ باب الیل)

Marfat.com

روایت ہے کہ ایک شب حضور علیہ السلام اپنے صحابہ پر تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ آہستہ آواز سے تلاوت فرما رہے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر آہستہ کیوں پڑھ رہے ہو عرض کی "اسمعتُ من ناجیتُ منہٗ یارسول اللہ" یعنی یارسول اللہ رب تو میری مناجات سن رہا ہے مجھے اونچا بولنے کی ضرورت نہیں ہے پھر جناب سرور کائنات ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ بلند آواز سے تلاوت فرما رہے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عمر اونچا کیوں قرأت کرتا ہے عرض کی

"اوقظ الوستان واطرر الپشیطان"

یعنی سوتوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں آپ نے دونوں کی رائے کو احسن فرمایا۔

۵۔(حدیث) دیگر کلمہ طیبہ کے بارے میں بخاری شریف کا حوالہ ہے کہ

عن ابی هریره قال قال رسول اللهصلی الله علیہ وسلم من قال لاالہ الا الله و مرصو لها الیٰ آخرہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ بلند آواز سے پڑھا بخش دیئے اللہ تعالیٰ نے اسکے چار ہزار گناہ اور جان لو کہ یہی کلمہ اسلام کی کنجی اور جنت کی کنجی ہے لہذا اتنا ہی ذکر جہر کے متعلق اہل دید صاحبِ فہمید کیلئے کافی ہے۔

فاعتبرو یا اولی الابصار

(اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو)

Marfat.com

گیارہویں شریف

بزرگان دین کی یوم پیدائش یوم وصال منانے میں بڑی برکات ہیں جن دنوں میں اللہ کریم نے اپنے بندوں کو انعامات سے نوازا ان کی یاد تازہ کرنا ان ایام میں خوشی منانا سُنت ہے جیسے عید قربان، حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی یاد میں منائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

وَسلامٌ علیٰ یوم ولدت و یوم یمُوت و یوم البعث حیَی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا گیا کہ برکات ہیں ان کے یوم میلاد ویوم وصال و یوم حشر میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

وَذکر دُھم بایَامِ اللہ

میرے دنوں کی یاد تازہ کرو۔

وہ دن کون سے ہیں یعنی جس دن اللہ تعالیٰ نے قوم موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے پار اُتارا جس دن اُن پر اَبر کا سایہ کیا علیٰ ھٰذا القیاس

حدیث شریف میں (ان عاشورائ یوم من ایام اللہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ دنوں میں سے ایک ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہوئی جس دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی دسویں دن اور گیارہویں کی رات تھی جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہوئی دن دسویں اور گیارہویں کی رات تھی جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر من و سلویٰ اُترا، دریا کو پھاڑا گیا ابر کا سایہ ہوا دسویں کا دن اور گیارھویں کی رات

Marfat.com

تھی۔

حضرت یُونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے حضرت ایُوب علیہ السلام کو شفا ہوئی دسویں کا دن اور گیارھویں کی رات تھی حضرت اسمعیل علیہ السلام ذبح ہوئے راہ حق میں دسویں کا دن اور گیارھویں کی رات تھی جس دن حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہادت کا رتبہ ملا دسویں کا دن اور گیارھویں کی رات تھی جس دن حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کا وصال باکمال ہوا اسی دن گیارھویں شریف ماہ ربیع الثانی کی رات تھی اس لئے یہ دن اور رات تمام مسلمانوں کے نزدیک انعامات الٰہی سے بھرپور اور لبریز ہے۔

حضور پاک ﷺ نے دسویں کی خوشی میں روزہ رکھا تمام صحابہ کرام آئمہ عظام، اولیائے کرام ان ایام میں مختلف اطوار سے اظہار خوشی فرمایا کرتے تھے آج کل کے ہر مسلمان پر سُنت بلکہ واجب ہے کہ ان ایام میں خوشی کی جائے ان ایام میں صدقہ خیرات کرنا جانور ذبح کرنا واسطے ایصال ثواب کے سنت رسول اللہ ہے نبی پاک ﷺ ﷺ نے بذات خود گیارھویں والے کی طرف سے قربانی کی۔

حدیث:۔ ابوداوٗد شریف جلد ۲ ص ۳۰۔ مسلم شریف۔ جلد ۲ ص ۱۵۶۔ بیہقی شریف، جلد ۹ ص ۲۸۶۔

عن عائشہؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطاء فی سوادٍ و ینظر فی سوادٍ و یبرک فی سواد فاتی بہ فضحی بہ فقال یا عائشة هلمی المدیة ثم

Marfat.com

قال اشحذ يها بحجر ففعلت فاخذها واخذ الكبش فاضجعہ فذبحہ، و قال بسم اللہ الھم تقبل من محمدٍ و آل محمدٍ و من أمةً محمدٍ ثم ضحی بہ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے مینڈھے کا جو سینگھوں والا۔ سیاہ ٹانگوں والا اور سیاہ آنکھوں والا اور سیاہ منہ والا تو لایا گیا اس کی پھر قربانی کی آپ نے اس کو تو فرمایا اے عائشہؓ چھری لاؤ۔ پھر فرمایا آپ نے پتھر کے ساتھ اس کو تیز کرو۔ تو چھری لی آپ نے اور مینڈھے کو پکڑا پھر لٹایا اس کو۔ پھر ذبح کیا اس کو پھر فرمایا آپ نے بسم اللہ یعنی اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اے اللہ تو قبول کر محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی طرف سے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل کی طرف سے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کی طرف سے پھر قربانی دیا آپ نے اس کو۔

Marfat.com

ایصال ثواب

جاننا چاہیے کہ مسلمان پاکباز یا گنہگار کی بعد از وفات ترقی درجات عفو و تقصیر مغفرت اہل حیات کی دعا تلاوت سخاوت عبادت حسنات طیّبات کے ایصال سے اہل موتہ کی نجات ہو سکتی ہے جسکی قرآن و حدیث میں بے شمار دلیلیں رقم ہیں بعض تنگ نظر اور کم علم افراد کہتے ہیں کہ میت کی بخشش اہل حیات کے ذریعہ سے ناممکن ہے چنانچہ نصوص و احادیث سے نجات موتہ کا جواز پیش کیا جاتا ہے نمبر(۱) نماز جنازہ فرض ہے گو فرض کفایہ ہے لیکن اللہ کریم نے اسکو فرض کا درجہ دیا ہے یہ باالتفصیل میت کیلئے نجات کا ایک ذریعہ ہے جب اللہ کے بندے اس فرض نماز میں خدا کے حضور اپنے لیے اور اپنے متوفین کیلئے دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

و قال ربکُم اُدعونی استجب لکم (پ۲۴ ع ۱۱)۔

حکم الٰہی ہے کہ تم دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہماری دعا سے متوفی کے گناہ معاف فرماتا ہے ہمارے لیے فرض ہے متوفی کیلئے بخش کی دعا مانگنا اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اسکی شرف قبولیت کی کوئی انتہا نہیں یہ عین ممکن ہے کہ چند آدمیوں کے ہاتھ پھیلانے سے اور شفاعت کرنے سے اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرماتا ہے اور اس دعا میں اتنی وسعت رکھی گئی ہے کہ مولا کریم چند گنہگار مسلمانوں کی دعا کے ذریعے تمام اہل حیات

Marfat.com

اور اہل ممات شاہد و غائب صغیر و کبیر کو اسلام اور ایمان کے انوار و تجلیات سے ماموں کر کے اور تمام عالمین کے مسلمانوں کی بخشش فرما دے وہ اندک پذیر اور بسیار بخش ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید

(اللہ تعالیٰ کی رحمت بہانے تلاش کرتی ہے)

موتہ کیلئے دعائے مغفرت تلاوت قرآن صدقہ و خیرات عبادت و نوافل عرس چلہ دسواں ساتواں تیجہ یہ اسکی بخشش کے بہانے ہیں جو ہمیں حق تعالیٰ نے واسطے بخشش کے تعلیم فرمائے ہیں مسلمان گنہگار کی شفاعت کا منکر خدا کا منکر ہے شفاعت نجات کی دُعا کافر کیلئے منع کی گئی ہے قرآن حکیم میں جو مغفرت موتہ کی نفی کی نظر میں ہیں وہ مشرکین کیلئے ہیں۔

قولہٗ تعالیٰ ان اللہ لا یغفُر ان یشّر ک و یغفر مادون (پ ۵ ع ۱۵) کی تفسیر صاف بتاتی ہے کہ مشرک کی مغفرت نہیں اور نہ ہی اس کیلئے کوئی مانگے اور اس کے برعکس مسلم کی مغفرت ہے اور اس کیلئے زمین و آسمان کا ہر ذی روح و غیر ذی روح نوری ناری خاکی آبی بادی جمادات نباتات پتا پتا اور ذرہ ذرہ آسمانوں کے فرشتوں سے لیکر سمندروں کی مچھلیوں تک مغفرت مانگتے ہیں اور مسلمان کی سفارش اور شفاعت اور صدقہ اہل حیات اور اہل ممات کیلئے قبول کیا جاتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر فرداً فرداً اس کے جواز کے احکامات صادر فرمائے جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

(۱) حدیث۔ ابوداود مشکواۃ جلد اول (باب عذاب قبر) ابن ماجہ و ترمذی۔

قال کان النبیؐ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفرو

Marfat.com

لا خیکم ثمہ سکولہٗ باالتثبت فانہٗ الان یُسال۔

ترجمہ:۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو پھر اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اس سے اب سوسوالات ہو رہے ہیں۔

نمبر(۲) نماز جنازہ کے علاوہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر نماز میں حکم دیا ہے کہ مجھ سے دعائیں مانگو اپنے گزرے ہوؤں کیلئے اپنے زندوں کیلئے آنے والوں کیلئے ہر ایک کیلئے ماضی حال مستقبل کے مسلمانوں کیلئے دعائیں مانگو میں قبول کروں گا ہر مسلمان ہر نماز میں آیت مبارک۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعآء ربنا اغفرلی ولوالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحساب۔

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے ہمیشہ نماز پڑھنے والا بنا دے اور میری آنے والی نسل کو بھی یا اللہ یہ میری دعا قبول فرما اے اللہ بخش دے مجھ کو اور میرے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کو اور جملہ مومنین کو روز حساب (تفسیر) "وللمومنین" میں جملہ حاضر و غائب زندہ و مردہ عورت و مرد ماضی حال مستقبل سارے شامل ہیں "و من ذریتی" میں آنے والی نسل مستقبل شامل ہے "ولوالدی" باپ دادا جو ماضی کو شامل ہیں "ربنا اغفرلی" میں اہل حال شامل ہیں اگر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ گنہگار مسلمان تمام اُمت مسلمہ کی بخشش مغفرت حصول حسنات حضور باری تعالیٰ سے مانگے تو یہ عین حکم الٰہی کے مطابق ہے اور اس نے کوئی جھوٹ نہیں بولا یہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ اسے سچ کرتا ہے چہ جائیکہ کوئی اللہ کا نیک پارسا کوئی ولی اللہ کوئی شہید فی سبیل اللہ، کوئی نبی یا رسول اگر دعا مانگیں تو ان کا کیا کہنا اور

Marfat.com

اسکی قبولیت میں کیا شبہ مستجاب الدعوات تو لاریب و شک ہے اللہ تعالیٰ نے میرے نبی ﷺ کیلئے کوئی خصوصی امتیازی شان قرآن حکیم میں حکم فرمائی ہے۔

وَصل علیھم ان الصلوٰۃ سکن لیھم

کہ اے میرے حبیب ﷺ تم اپنی امت کیلئے دعا مانگو تحقیق ضرور تیری دعا سے انکو سکون پہنچے گا آرام پہنچے گا نفع حاصل ہوگا اطمینان ہوگا نیز یہی نہیں کہ اہل حیات کسی کیلئے دعا مانگیں وہ زندہ ہوں یا مردہ ہوں ان کیلئے منفعت بخش ہے اگر میت کے توسل سے بھی دعا مانگی جائے تو وہ بھی خدا کے حکم اور نبی کے حکم کے عین مطابق ہے اور وہ قبول ہوتی ہے اور قبول ہوگی معصوم کی دعائے جنازہ اسکی شاہد ہے۔

واجعلھالنا شافعۃً و مشفعۃً

کسی بھی مسلمان کی وفات یافتہ بھی ہم زندوں کیلئے ذریعہ شفاعت بن سکتی ہے دیگر ایصال ثواب کے متعلق احادیث مبارکہ حاضر ہیں۔

(۲) حدیث نمبر ۴۹۶:

عن عائشہؓ قالت ان رجلاً قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک مر گئی اگر اس کو بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ و خیرات کی ضرور وصیت کرتی پس اگر میں صدقہ دوں تو کیا اس کو ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہاں (بخاری و مسلم)۔

(۳) حدیث نمبر ۴۹۷:

عن بریدۃؓ قال۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک

Marfat.com

عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی اب میری ماں مر گئی ہے کیا میں اس کو واپس لے لوں آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ثواب تجھکو مل گیا اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف واپس کر دیا عورت نے پھر پوچھا یارسول اللہ میری ماں پر مہینے بھر کے روزے واجب تھے کیا میں اسکی طرف سے یہ روزے رکھ لوں پھر اس نے پوچھا میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اسکی طرف سے حج کر لوں آپ نے فرمایا ہاں اسکی طرف سے حج کرے (مسلم)۔

۴۔حدیث نمبر ۵۰۰:

عن سعد ابن عبادة قال۔

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سعد انتقال کر گئیں کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے آپ نے فرمایا پانی پس حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ ام سعد کیلئے ہے۔

۵۔حدیث نمبر ۱۴۴۱۔ ص ۴۷۶:

عن ابی اسید الساعدیؓ قال۔

حضرت ابو اسید الساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا ماں باپ کے ساتھ سلوک و نیکی کرنے کو میرے لیے کچھ باقی ہے کہ ان کے مرنے کے بعد اسکو کروں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرنا استغفار کرنا اور انکی وصیت پوری کرنا اور ان کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا کہ وہ ان ہی کے سبب سے ہیں اور ماں باپ کے دوستوں کی عزت کرنا۔

Marfat.com

میت کیلئے دعا

(۱)حدیث نمبر ۳۵۲ ص ۱۳۹:

عن ام سلمةؓ قالت

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو سلمہؓ کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں آپ نے انہیں بند کر دیا پھر آپ نے فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ بینائی بھی جاتی رہتی ہے یہ سن کر ان کے گھر والے رونے چیخنے لگے آپ نے فرمایا نیک دعا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا اے خدا ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور ان کے پسماندگان میں سے کسی شخص کو ان کا جانشین بنا اور اے پروردگار ہمیں اور انہیں بخش دے اور ان کی قبر کشادہ اور منور کر (مسلم)۔

(۲)حدیث نمبر ۳۹۰ ص ۱۵۱

عن عائشۃؓ عن النبیؐ قال

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی کی میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جن کی تعداد سو تک پہنچی ہو نماز پڑھے۔ یہ سب اسکی شفاعت کریں تو یہ شفاعت قبول کی جاتی ہے۔(مسلم)

(۳)حدیث نمبر ۴۱۱۔ ص ۱۵۸

عن عبداللہ ابن جعفرؓ قال۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفرؓ کی موت کی خبر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ

Marfat.com

صدمہ نے انہیں مصروف کر رکھا ہے (ترمذی)

(۴) حدیث نمبر ۴۲۳ ص ۱۶۲:

عن بریدۃؓ قال۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں (ترجمہ) اے گھر والو مومنو اور مسلمانو تم پر سلامتی ہو ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم سے آکر ملیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لیے عافیت کی دعا کرتے ہیں (مسلم)۔

(۵) حدیث نمبر ۴۲۴ ص ۱۶۲۔

عن عائشۃؓ قالت ۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے یہاں قیام فرماتے تو آخری شب میں اٹھ کر مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فرماتے سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کو (یعنی قیامت کے دن کو) اور تم کو مہلت دی گئی ایک مدت معین تک اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہارے پاس آنے والے ہیں اے اللہ بقیع والوں کو بخش دے (مسلم)

(۶) حدیث نمبر ۴۳۰ ص ۱۶۴:

عن عوف ابن مالکؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی میں نے آپ کی دعا کو یاد کرلیا آپ فرما رہے تھے اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اسکو عافیت دے اس کو معاف کر اس کی مہمانی کو عمدہ کر اور

Marfat.com

اس کے داخل ہونے کی جگہ کو کشادہ فرما اور اسکو پانی برف سے دھودے اور اسکو غلطیوں سے ایسا پاک وصاف فرما جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا اور اس کے گھر سے بہتر گھر اسکو عطا فرما اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی اسکو عطا فرما اور اسکو قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے پناہ دے اور ایک روایت میں ہے کہ اسکو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ یہ مرنے والا میں ہوتا (مسلم)

عمل کا فائدہ ختم نہیں ہوتا

(۱) حدیث نمبر ۱۳۳- ص ۷۹:

عن ابی هريرةؓ قال -

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا صدقہ جاریہ- علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں اور نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی ہو- (مسلم)-

(۲)- حدیث نمبر ۲۹- ص ۴۸- ۴۷: حد ثنا محمد- مقد بن یزید، ابن صریح، عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی اور میں ان کے پاس موجود نہ تھا کیا انہیں کچھ نفع دے گا اگر میں انکی طرف سے صدقہ دوں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا

Marfat.com

اچھا میں آپ ﷺ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف نامی ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(۳) حدیث نمبر ۲۷۶۰ حدثنا اسمعیل قال۔

اسمعیل، ہشام، ہشام کے والد حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک مر گئیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بول سکتیں تو خیرات کرتیں کیا میں انکی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں انکی طرف سے صدقہ دو۔

(۴) حدیث: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور ﷺ کو بستر پر نہ پایا میں انہیں تلاش کرنے باہر گئی تو آپ بقیع کے قبرستان میں نظر آئے بعد میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل امیں آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے اس میں قبرستان جا کر مُردوں کیلئے دعائے مغفرت کرو اس حدیث میں حضرت جبرائیل امیں کا یہ قول بھی درج ہے کہ اس شب اللہ تعالیٰ نبی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ مغفرت کرتے ہیں (ترمذی و نسائی) سبحان اللہ تعالیٰ۔

زیارت قبور

۱۔ قرآن حکیم مجید۔ سورۃ بقرہ۔ پارہ دوم

ولا تقولوا لمن یُقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون۔

ترجمہ: جو اللہ کے راستے میں شہید ہوئے انہیں مردہ مت سمجھو وہ زندہ ہیں لیکن تم دیکھ

Marfat.com

نہیں سکتے اور ایک دوسری آیت میں اللہ کریم نے فرمایا ہے۔

بَل احیاءٌ عند ربھم یرزقُون۔

ترجمہ:۔ شہید زندہ ہیں اور ہماری طرح اللہ کے ہاں کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، بولتے اور سنتے ہیں اور ہر مومن صاحب کشف کو آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں اور ان سے باتیں کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر جانا، ان کے ساتھ کلام کرنا گویا کہ اہل حیات سے ہمکلام ہونا ہے۔

۲۔ حدیث: نسائی شریف۔ جلد اول ص ۲۴۲

عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت لَیلۃ اُسری بی علی موسیٰ علیہ السلام عند الکثیف الاحمر و ھو تائمٌ یُصلی فی قبرہٖ ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک رات سیر کرایا گیا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب اس حال میں کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں معلوم ہوا کہ بعد از وصال بھی وہ نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ تو جو اپنے رب کے اعمال صالح کرنے میں غافل نہیں وہ اپنی ولایت میں غافل کیسے ہو سکتا ہے اور جب اہل قبور ولی کی ولایت بدستور ہے تو اس کی امداد بھی اللہ کے فرمان کے مطابق بدستور ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کوئی تخصیص دنیا میں رہنے والوں کیلئے فرما دیتا جب اس نے کوئی تخصیص نہیں فرمائی تو تم مخصص کون ہے۔

۳۔ قرآن مجید سورۃ النساء

و من یخرج من بیتہٖ مہاجراً الی اللہ و رسولہٖ ثم یُدرکھم الموت

Marfat.com

فقد وقع اجرهٗ علی اللہ و کان اللہ غفورٌ رحیماً۔

ترجمہ:۔ اور جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے ہجرت کرنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پھر اس کو موت نے لے لیا تو اس کا اجر اللہ پر لازمی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کی طرف ہجرت کرنا یا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرنا جائز ہے اور اس طرح جو آدمی زیارت مدینہ، زیارت قبر نبی پاک ﷺ کیلئے نکلا وہ مہاجر ہے کیونکہ نبی کی حیات و ممات یکساں ہیں۔ نبی کی قبر کو دیکھنا یا خواب میں نبی پاک ﷺ کو دیکھنا جیسے کہ زندہ نبی کی زیارت کی اور ان کی طرف سفر کرنا، ہجرت ہے جیسے کہ حدیث سے ثابت ہے۔

۴۔حدیث: کنزل العمال ۸/۹۹۔ دار قطنی ۲/۲۷۹۔

زائر قبری بعد و فاتی کمن زارنی فی حیاتی۔

ترجمہ:۔ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد ایسے ہے جیسے اس نے میری حیاتی میں زیارت کی کیونکہ۔

فنبیّ اللہ حیی یرزق(حدیث ابن ماجہ ۱/۱۱۹)

ترجمہ:۔ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے اس کو لباس و خوراک اللہ کی طرف سے پہنچتے ہیں یہی زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ قرآن مجید سورۃ النساء ۵/۹

ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاء وک فاستغفراللہ واستغفر لہم الرسولُ لوجدُاللہ تواباً رحیماً۔

ترجمہ:۔ اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں

Marfat.com

حاضر ہو جائیں تو اللہ سے بخشش طلب کریں اور ان کے لئے رسول اللہ ﷺ بھی بخشش کے خواہاں ہوں تو وہ اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے۔

۶۔ حدیث

من زار قبری و جبت لہٗ شفاعتی

ترجمہ:۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گی۔

۷۔ حدیث:

من زار قبری حلت لہٗ شفاعتی

ترجمہ:۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت جائز ہو گی۔

۸۔ حدیث

من زار نی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی

ترجمہ:۔ جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

۹۔ حدیث

من حج البیت و لم یزرنی فقد جفانی

ترجمہ:۔ جس نے بیت اللہ کی حج کی اور میری زیارت کیلئے نہ آیا تو بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

۱۰۔ حدیث

من جاء نی زائراً لا تحملہٗ حاجۃٌ الا زیارتی کان حقاً علی ان لہٗ شفیعاً یوم القیامۃ۔

ترجمہ:۔ جو کوئی میری زیارت کیلئے آیا اور اس میں میری زیارت کے علاوہ اور کوئی

Marfat.com

حاجت نہیں رکھتا تو مجھ پر واجب ہے کہ قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں۔

۱۱۔ حدیث بخاری شریف۔ ۱/۱۸۲۔ ترمذی شریف ۱/۱۲۷

عن انس ابن مالک انہٗ حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہٖ و تولی عنہ اصحابہٗ انہٗ یسمع قرع نعالھم اتاہٗ ملکان فیقعد انہٖ فیقولان ماکنتَ تقول فی ھذا لرجل لمحمدٍ فاما المؤمن فیقول اشھدانہٗ عبداللہ و رسولہٗ فیقولان نم کنومۃ العروس۔

ترجمہ:۔ حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست اس سے منہ پھیرتے ہیں تو ان کے جوتوں کی آواز وہ صاحب قبر سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس کو بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے اس شخص محمد ﷺ کے متعلق تو کیا کہتا تھا تو مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کو فرشتے کہتے ہیں کہ تو دلہن کی نیند سو جا۔

اس حدیث شریف میں کئی امور توجہ طلب ہیں ہر قبر میں رسول اکرم ﷺ کا تشریف لے جانا جس میں کسی زمانے کی قید نہیں ہے اول سے آخر تک جاتے رہیں گے آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

آپ کی شناخت پر بخشش موقوف ہے کوئی شخص آپ کی پہچان کے بغیر فلاح نہیں پا سکتا دیگر ہر مردہ بھی باہر کی آوازیں سن سکتا ہے جنت و دوزخ کا دارومدار آپ کی زیارت پر ہوگا۔

Marfat.com

۱۲۔ حدیث:۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۹۔ ابوداؤد ۲/۱۰۳

حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمرو ابن عثمان بن ہانئٍ عن القاسم قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امر اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ تعالی عنھما فکشفت لی عن ثلثۃ قبورٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت محمد بن ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا اماں جان میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ مطہرہ کی زیارت کا طلب گار ہوں میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی قبر سے اور صاحبینؓ سے اچھاڑ اٹھائیے تو آپ نے میرے لئے تین قبروں سے اچھاڑ کو ہٹایا اس سے تین مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ قبور کی زیارت کیلئے جانا۔ ۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا روضہ اطہر کی کنجی برداری کرنا ورنہ آپ سیدھے روضہ اطہر پر پہنچ جاتے (قبر پر اچھاڑ کا ہونا ثابت ہوا)۔

۱۳۔ حدیث۔ کنزل العمال ۸/۹۹

من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی

ترجمہ: جس شخص نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد ایسے ہوا جیسا کہ کسی نے میری حیاتی میں زیارت کی۔

۱۴۔ حدیث۔ مسلم شریف ۱/۳۱۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۵ مستدرک ص ۳۷۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنتُ نھتیکم عن زیارۃ القبور فزوروھا۔

ترجمہ:۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب تم زیارت کر لیا کرو۔

Marfat.com

۱۵-حدیث: بخاری شریف ۱۵۹/۱ کنز العمال ۲۵۴/۶- مسلم شریف ۲۴۶/۲

عن ابی ہریرۃؓ ان النبیؐ قال مابین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے تو جس شخص کو زندگی میں بہشت کی زیارت کا شوق ہو وہ رسول اکرم ﷺ کی مزار مبارک کی زیارت کرے جس سے نہ صرف دیدار بہشت ہو گا بلکہ جنتی دیروہ آدمی اندر رہے گا وہ بہشت کے اندر رہے گا دنیا میں بہشت کا ٹکڑا میرے نبی ﷺ کا مزار ہے قبر نبوی کا منکر جنت کا منکر ہے جس شخص نے مزار مصطفےٰ ﷺ سے رُخ پھیرا اس نے جنت سے رُخ پھیر لیا وہ دوزخی ہے۔

۱۶-حدیث- ابوداؤد ۲۸۶/۱

عن نافع قال رئیت ابن عمر اذا ذہب الی قبور الشہداء علی ناقتہ ردہا ہکو اقیل لہٗ فی ذالک انی رائیت رسول اللہؐ فی ہذا الطریق علی ناقتہٖ۔

ترجمہ: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ جب وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر شہدا کی قبور کی طرف گئے اور اس اونٹنی کو ایسے اور ایسے موڑا تو ان کو اس کے متعلق کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر اس راستے میں دیکھا۔

۱۷-حدیث- البدایہ والنہایہ ۴۵/۴

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزورہم کل حول فاذا بلغ نقرۃ

Marfat.com

الشعب یقول اَسلامُ علیکم بما صبرتُم فنعم عُقبی الدارِ ثم کان أبو بکرٍ یفعل ذالک کل حولٍ ثم عُمر ثم عثمان و کانت فاطمة بنت رسول الله تاتیهم فتبکی عندهم و تدعوالهُم۔

ترجمہ:۔ رسول اکرم ﷺ ہر شہدا کی قبر پر زیارت کے واسطے تشریف لاتے جب قبرستان کے چھوٹے ٹکڑے کے کنارے پہنچتے تو فرماتے۔ السلام علیکم بما صبر تم فنعم عُقبی الدّار۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر سال یہی دعا کرتے رہے پھر حضرت عمر فاروقؓ پھر حضرت عثمان غنیؓ ہر سال یہی کرتے رہے اور حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی بھی ان کی قبور پر تشریف لائیں تو ان کے پاس روئیں اور ان کے واسطے دعا فرمائی۔

۱۸۔حدیث مسلم شریف ۱/۳۱۳

حتی جاء البقیع فاقام فاطال القیام ثم رفع یدیه ثلاث مرةٍ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ میرے گھر سے نکلے اور جنت البقیع کی طرف تشریف لائے تو آپ نے وہاں قیام فرمایا اور عرصہ تک وہیں ٹھہرے رہے پھر آپ نے اپنے دونوں دست پاک تین دفعہ اٹھائے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مزارات پر جانا سنت رسول ﷺ ہے اور دعائیں مانگنا یہ بھی سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔

۱۹۔حدیث۔ کنز العمال ۱/۲۶۷

فاتیٰ عمر و من معہٗ القبر فقال عمر یاَفلاُن ولمن خاف مقام ربہٖ جنتان فاجابہٗ لفتیٰ من داخل القبر یا عمر قد اعطانیها ربی فی الجنة مر تبین۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ پس تشریف لائے حضرت عمرؓ اور جو شخص آپ کے ساتھ تھا ایک قبر کے پاس تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے فلاں اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کے واسطے دو جنت ہیں پس جوان نے آپ کو جواب دیا قبر کے اندر سے اے عمرؓ تحقیق میرے رب نے مجھے دوبار جنت عطا کیے ہیں۔

۲۰۔ حدیث۔ ابن ماجہ ص ۱۱۹۔

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیآء فنبی الله حیّ یرزق۔

ترجمہ:۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلاشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاؑ کے جسموں کو کھائے تو اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

یعنی انبیاء اللہ قبروں میں زندہ ہیں کھاتے پیتے ہیں کلام فرماتے ہیں زمین پر حرام ہے ان کے اجسام کو کھانا اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰؑ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا حضرت عمرؓ نے شہید سے قبر میں کلام فرمایا۔

۲۱۔ حدیث۔ مسلم شریف۔ ۱/۳۰۹

فصلّٰی علیها ثم قال ان هٰذه القبور مملوّة ظلمةً علٰی اهلها وان الله ینوّر هالهم بصلوٰتی علیهم۔

ترجمہ: تو رسول اکرم ﷺ نے اس عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی فرمایا کہ یہ جنتی قبریں ہیں تمام اہل قبور پر اندھیرے سے بھرپور تھیں اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کے واسطے ان پر میری نماز پڑھنے کے سبب سے ان کی قبور کو روشن کر دیا۔

۲۲۔ حدیث نسائی شریف۔ ۱/۱۲۔ ۱/۲۹۱

عن ابنِ عباس قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی قبرین

Marfat.com

فقال اِنھما یُعذبان و ما یعذبان فی کبیراٍ ما ھُذا فکان لایستنزِہ من بولہٖ واما ھذا فانہٗ کان یمشی بالنمیمۃ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا ان دو قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا لیکن یہ اپنے بول سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور یہ دوسرا صاحب قبر چغلخور تھا پھر آنحضرت ﷺ نے دو خوشے سبز کھجور کے لیکر دونوں قبروں پر رکھ دیے اور فرمایا کہ اب ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گا۔

۲۳۔حدیث۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۱۴۰

عن جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والہٖ الیٰ سعد ابن معاذٍ حین تو فی فلما صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضع فی قبرہٖ وسوی علیہ سبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبحنا طویلاً ثم کبر فکبر کا فقیل یا رسول اللہ لم سبحت ثم کبرت قال لقد تضایق علیٰ ھذا العبد الصالح قبرہٗ حتیٰ فرجہ اللہ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت جابرؓ سے فرماتے ہیں جب حضرت سعد بن معاذؓ نے وفات پائی تو ہم حضور ﷺ کے ساتھ ان کی طرف گئے جب حضور ﷺ نے ان پر نماز پڑھ لی اور وہ اپنی قبر میں رکھے گئے اور ان پر مٹی برابر کر دی گئی تو حضور ﷺ نے بہت دراز تسبیح پڑھی ہم نے بھی تسبیح پڑھی پھر تکبیر کہی ہم نے بھی تکبیر کہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ اولاً تسبیح پھر تکبیر کیوں کہی فرمایا اس نیک بندے پر ان کی قبر تنگ ہو گئی تھی حتیٰ کہ اللہ نے کشادہ کر دی۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ کملی والے مدنی سرکار ﷺ کی دعا کا اثر قبروں پر بھی ہے آپ کی دعا سے سزا معاف ہوئی اور جنت واجب ہوئی اور قبروں پر دعائیں مانگنا سنت ہوا اللہ کے بندوں کی نگاہیں قبر کے اندر کے حالات کو دیکھ سکتی ہیں اور ان کی دعا بعد موت کے بخشوا سکتی ہے۔

۲۴-حدیث۔ مشکوۃ شریف۔ جلد اول ص ۱۳۸

وعن عثمان انہٗ کان اذا وقف علیٰ قبرٍ بکیٰ حتیٰ یبل لحیتہٗ فقیل لہٗ تذکر الجنۃ والنار ولا تبکی وتبکی من ھٰذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰن القبر اول منزلٍ من منازل الاٰخرۃ فان نجامنہ فما بعدہٗ ایسرمنہٗ وان لم ینج منہ فما بعدہٗ اشد منہٗ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ آپ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی عرض کیا گیا کہ آپ جنت دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو نہیں روتے، اس سے روتے ہیں تو فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں اور اگر اس سے ہی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں۔

۲۵-حدیث۔ مشکوۃ شریف جلد اول ص ۱۳۹

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروالا خیکم ثم سلوالہٗ التثبت فانہٗ الاٰن یُسال

ترجمہ:۔ روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ میت

Marfat.com

کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو پھر اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اس سے اب سوالات ہو رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو بھی حکم دیا ہے کہ تم قبروں پر دعائیں مانگا کرو یقیناً تمہاری دعائیں اہل قبور کیلئے فائدہ مند ہوں گی۔

۲۶۔حدیث

فاذا رجلٌ یمشی فی القبور علیہ نعلان فقال یا صاحب السبتین ویحک الق سبیتک

ترجمہ:۔ تو اچانک ایک آدمی قبور میں بمعہ جوتوں کے جارہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا او جوتوں والے افسوس ہے تجھ پر اپنے جوتے اتار دے۔

۲۷۔حدیث مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۲۴

وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تُعلمھم اذا خرجوا الی مقابر السَلامُ علیکم اھل الدیار من المُومنین و المسلمین و ان انشاء اللہ بکم للہ حقون نَسئالُ اللہ لنا ولکم العافیۃ

ترجمہ:۔ روایت حضرت بریدہؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام ہو انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے

Marfat.com

اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔

۲۸۔ حدیث۔ مشکوۃ شریف جلد دوم ص ۵۲۴

عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور بالمدینة فاقبل علیھم وجھہٖ فقال السَلامُ علیکم یا اَھل القبور یغفراللہ لنا و لکم انتم سلفنا و نحن بالاثر۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں کچھ قبروں پر گزرے توان کی طرف اپنا چہرہ پاک کیا پھر فرمایا اے قبروں والوں تم پر سلام ہو۔ اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے۔ تم ہمارے اگلے ہو ہم تمہارے پچھلے۔

۲۹۔ حدیث۔ مشکوۃ حدیث جلد دوم ص ۵۲۵

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلھا کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخرجُ من اٰخراللیل الی البقیع فیقول السلامُ علیکم دار قومٍ مُومنین و اتا کم توعدون غداً مُوجلون و ان انشاء اللہُ بِکُم لا حقون اللّٰھم اغفر لاھل البقیع الغرقد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ان کے ہاں شب کی باری ہوتی تو آپ آخر رات میں بقیع کی طرف نکل جاتے فرماتے اے مومن قوم کے گھر والو تم پر سلام تم سے جس چیز کا وعدہ تھا وہ تمہیں مل گئی کل کی تمہیں مہلت دی ہوئی ہے اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں خدایا بقیع مرقد والوں کو

Marfat.com

بخش دے۔

۳۰۔ حدیث مشکوۃ شریف۔ (جلد دوم ص ۵۲۵)

وعنها قالت کیف اقوال یا رسول الله تُعنے فی زیارۃ القبُور فال قُولی السّلامُ علیٰ اهل الدیار من المومنین و المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا والمستا خرین وان انشا الله بکم للا حقون۔

ترجمہ:۔ روایت ہے انہیں سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں زیارت قبور میں کیا کہا کروں فرمایا یوں کہا کرو کہ مومنوں مسلمانوں کے گھر والوں پر سلام ہو اللہ ہمارے اگلے پچھلوں پر رحم فرمائے اور انشا اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

۳۱ حدیث۔ جلد دوم ص ۵۲۶ مشکوٰۃ شریف۔

وعن محمد ابن النُعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی الله علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہِ اواحد هما فی کل جُمعتہٍ غُفِرلہٗ و کُتِب براً۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت محمد بن نعمانؓ سے وہ اس حدیث کو نبی کریم ﷺ کی طرف مرفوع کرتے ہیں فرمایا جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ میں زیارت کیا کرے تو اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔

۳۲۔ حدیث۔ مشکوۃ شریف جلد دوم ص ۵۲۷

و عن عائشة قالت کُنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول الله

Marfat.com

و علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وَانِی واضعٌ ثوبی واقوال اِنما هُو زوجی و ابی فلما دفن عُمر معهم فواللہ مادخلتہ الا انا مشدودۃٌ علی ثیابی حیاءً من عمر -

ترجمہ:- روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں کہ میں اپنے اس گھر میں جس میں رسول اللہ ﷺ مدفون ہیں یوں ہی چادر اتارے چلی جاتی تھی اور کہتی تھی ایک میرے زوج ہیں اور ایک میرے والد پھر جب حضرت عمرؓ دفن ہو گئے تو رب کی قسم حضرت عمرؓ سے شرم کے باعث بغیر کپڑا لپیٹے اس گھر میں نہ گئی۔

Marfat.com

اورادِ قادریہ

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ قادریہ غوثیہ قطبیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

یا خدا دندا کرم کر مصطفیٰ ؐ کے واسطے
سرورِ کونین شاہِ انبیاء کے واسطے

سر جھکائے ہاتھ پھیلائے کھڑے تیرے حضور
کر میری مشکل کشا مشکل کشا علیہ السلام کے واسطے

از طفیل سید الشہداء حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام
رحم کیجئے حضرت زین العبا علیہ السلام کے واسطے

حضرت باقر علیہ السلام و جعفر علیہ السلام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے طفیل
بخش تسلیم و رضا موسیٰ رضا علیہ السلام کے واسطے

معرفت معروفؒ کے معروف اہل اللہ سے کر
سری سقطیؒ و جنیدؒ با صفا کے واسطے

از طفیل شیخ شبلیؒ رب خلیلی رحمۃؒ
کر فضل ابوالفضلؒ ابوالفرحؒ کے واسطے

دور کر رنج و حزن ابوالحسنؒ کے نام سے
شیخ ابوسعیدؒ شیخ اصفیاء کے واسطے

پیر پیراں میر میراں شاہ محی الدین ولی
غوث اعظمؒ شاہ جیلاں شہنشاہ کے واسطے

Marfat.com

ازپئے عبدالوہابؒ فضل اللہؒ ابوالفرحؒ
مغفرت دے سید احمدؒ بادشاہ کے واسطے

دے سعادت حضرت مسعود احمدؒ کیلئے
نورالدینؒ شاہ منیرؒ شاہِ دوسرا کے واسطے

شمسِ وحدت سے شناسا کر طفیلِ شمس الدینؒ
حضرت سید محمد غوثؒ شاہ کے واسطے

ثانی عبدالقادرؒ و شاہ پیر بالاؒ کیلئے
ثالث عبدالقادرِؒ حق آشنا کے واسطے

ازپئے عبدالوہابؒ عابدؒ و عبدالرزاقؒ
بدق پاکیزہ عطا کر مصطفےٰؒ کے واسطے

جان و دل کو شاد رکھ آباد اپنے عشق سے
حضرت محمودؒ حضرت مجتبےٰؒ کے واسطے

نام حیدر بخشؒ کے سب بخش دے جرم و خطا
مخدوش بالا پیرؒ شاہِ اتقیاء کے واسطے

ہم گنہگاروں پر بخش کر خداوندِ جہاں
حضرت سلطان اللہ شاہؒ کے واسطے

حضرت علی شیرؒ ابوالخیر خواجہ کے لیے
روشنائی دے چراغؒ حق نما کے واسطے

کر کرم فرما کرم دونوں جہاں میں رکھ فرم
قطب اعظم غوث عالم قطب شاہؒ کے واسطے

میکدہ قادری کے میکشوں کو شاد رکھ
حضرت شیر محمدؒ قبلہ گاہ کے واسطے

Marfat.com

ہر خطاو ہر بلا سے دے پناہ میرے خدا
سید سردار علی شاہؒ راہنما کے واسطے

کرم فرما بر کرم اے صاحبِ جودو کرم
گُل محمدؒ یارِ فخر الاولیاء کے واسطے

آتنا حسنا فی الدنیا و فی الاخرہ
رہبرانِ سلسلہ طیبہ کے واسطے
آمین ثم آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعد از حمد بسیار ذات کبریا و درود لامحدود محمد مصطفیٰ ﷺ

راقم الحروف، بخدمت برادرانِ طریقت و شریعت کے عرض کرتا ہے کہ یہ دنیا فانی گزشتنی و گزاشتنی ہے اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے انسان چند گھڑیوں کیلئے اس جہاں کے بازار میں حصول حسنات طیبات کیلئے بمنزلہ مسافر آج آیا ہے اور کل عالم آخرت کو چلا جائے گا تو چاہیے کہ انسان اس زندگی مستعار کو دنیا کے کھیل تماشے اور غفلت و عصیاں کے جال سے بچتے بچاتے ایک لحہ کو بھی ضائع ہونے سے بچائے اور ایک ایک گھڑی کو شغل حق میں صرف کرئے ہر دو امر قرآن مجید میں موجود ہیں۔

اعلمو انما الحیٰوۃ الدنیا لعبٌ و لھوٌ (پ ۲۷ ع ۱۸)

جان رکھو تحقیق زندگی دنیا کی ایک گھڑی کا کھیل تماشہ ہے۔

والبٰقیٰت الصٰلحٰت خیرٌ عندربک ثواباً و خیرٌ املا(پ۱۵۔ع ۱۸)

لیکن اس میں ہمیشہ رہنے والی صرف نیکیاں ہیں جو رب کے حضور سب سے بہتر اور اچھا عمل ہیں۔

تو طالبان حق کو چاہیے کہ ایک وقفہ ضائع کئے بغیر اپنے نفس کو وظائف ضروریہ اشتغال حق فرائض واجبات سنن و نوافل اذکار و حسنات میں مشغول رکھیں اور قرآن و سنت اور اولیائے کاملین کی پیروی کو اپنا شعار بنائیں۔

سُنت و قرآں اساسِ دینِ ما　　　　عزِ ما آئینِ ما تمکینِ ما

(قرآن و سنت ہمارے دین کا ورثہ ہے۔ ہماری عزت ہمارا قانون اور ہماری شان اسی میں ہے)

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(پیروان ہدایت پر سلام ہو)

Marfat.com

میرے ہادی راہنما حضرت سید سردار علی شاہ دھرڈوی قدس سرہٗ نے ساری عمر شام کے کھانے سے اجتناب کیا ماسوائے رمضان شریف کے تاکہ رات خوب جی بھر کر عبادات کی چاشنی ولذت حاصل ہو۔

بعد از نماز مغرب دو دو رکعت کر کے چھ رکعت نوافل آوابین ادا فرماتے جس میں ماسوائے مرض الوصال کے ناغہ نہیں ہوا آوابین کے بعد اسی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے عشاء کی نماز میں آستانہ قدسیہ میں آئے ہوئے مہمانوں کی گنتی ہوتی جو فرد جماعت سے رہ جاتا وہ رات کے کھانے سے بھی رہ جاتا شام کا کھانا ہمیشہ عشاء کے بعد ملتا نماز کے بعد خاص خاص طالبان کی ملاقات اور بعد میں علیحدگی ہو جاتی سحری کے وقت تہجد کی باقاعدہ آذان ہوتی تمام برادران شریعت وطریقت نماز تہجد بارہ رکعت ادا کرتے نماز تہجد دو۔ دو رکعت۔ پڑھی جاتی ہے ہر رکعت میں جتنا قرآن مجید پڑھ سکتے پڑھتے۔

قولہٗ تعالیٰ ہے فاقرء و ماتیسر منہٗ (پ ۲۹ ع ۱۴)

جتنا طبعیت برداشت کر سکے اتنا ہر رکعت میں قرآن پڑھا جائے میرے ہادی راہنما اور حضرت قبلہ والد صاحب عام طور پر کم از کم سورہ فاتحہ کے بعد تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھنے کا حکم دیتے اور بارہ رکعت پڑھی جاتی نوافل ادا کرنے کے بعد ہر درویش کو ذکر و فکر اور مراقبہ کا حکم دیتے حتٰی کہ صبح کی آذان ہو جاتی صبح کی سنتیں اپنے حجرہ مبارک میں پڑھ کر مسجد میں تشریف لاتے اور نماز با جماعت ادا ہوتی فرض نماز کے بعد دس مرتبہ درود شریف دس مرتبہ قل شریف پڑھنے کے بعد نفی اثبات باجلی تمام اہل جماعت مل کر بلند آواز سے دس مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے اسکے بعد کھجور کی گھٹلیوں پر مل کر درود شریف پڑھتے جب گھٹلیاں ختم ہو جاتی تو زور زور سے صلوٰۃ السلام پڑھا جاتا

Marfat.com

صلواۃ والسلام پڑھنے کے بعد حضور دعا مانگتے دعا کے بعد پھر بلند آواز سے ذکر پڑھا جاتا ذکر ختم کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تمام طالبان حق کو کلام پاک کی تشریح تفسیر تبلیغ فرماتے یہ درس کم از کم ایک گھنٹہ لگا رہتا درس کلام مجید کے بعد اشراق کا ٹائم ہو جاتا اشراق کے نوافل دو دو کر کے چھ رکعت پڑھے جاتے اور تمام نوافل کیلئے طالبان حق کو کم از کم تین دفعہ قل شریف پڑھنے کا رواج تھا اس کے بعد تھوڑا سا تخلیہ فرماتے اور علیحدگی میں نہاری کا پروگرام ہوتا ناشتہ کے بعد عام مجلس شروع ہو جاتی اور آنے جانے والوں کے ساتھ میل ملاقات جاری رہتی کسی فرد پر کوئی ملاقات میں دشواری نہ پیش آتی۔

قال اللہ و قال الرسولؐ۔ اقوال و افعال صالحین و اسلاف۔ کا درس آپ کا مشن تھا اعمال ظاہرہ یہی کچھ تھے جو لکھے جا رہے ہیں اذکار باطنیہ کی زیادہ سے زیادہ ترغیب تدریس و تعلیم فرماتے نفی اثبات بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیتے لیکن ہر ذکر کے ساتھ اس کا معانی شریعت و طریقت میں اپنی دلیل میں ساتھ ساتھ پڑھنے کا حکم ہوتا ہر وظیفہ معانی کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہوتا بلکہ میرے ہادی راہنما اور حضرت قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے۔

الذکر بلاً فکر الصوت القلب

بے خبری کا ذکر کرنا گویا کتے کی آواز ہے پاس انفاس ذکر اسم اعظم ہر سانس کے ساتھ اپنے قلب میں پڑھنے کا ارشاد فرماتے اور ساتھ ساتھ اپنے تمام خیالات پر قابو پا کر حضور قلب تصور
شیخ کرنے کا فرماتے اور یہ رباعی عموماً پڑھا کرتے:

ہوش دم دم دار اے مرد خدا
یک نفس یک دم مباش از حق جدا

Marfat.com

(اے مردِ خدا اپنے سانس کا ہوش رکھ اور ایک دم (سانس) بھی خدا سے جدا نہ ہو)

پاس دارا نفاس اے اہلِ خرد

تا ترا ایں قافلہ منزل برد

(اگر سمجھ دار ہے تو ذکر پاس انفاس کر تا کہ تیرا قافلہ منزل مقصود پر پہنچ جائے۔)

دیگر

جاگ سویلے جاگ سویلے واٹ لمیں توں راہی

جنہاں صدقوں کمراں بدھیاں منزل نیڑے آئی

جہیڑی گل سکھائی ماہی دم دم رکھ پکائی

اپنا آپ سنبھال اوبیلی چھڈ دے گل پرائی

ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اسم اعظم کا ورد جاری رکھا جائے اور چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے لیٹے ہر کاروبار میں اسم اعظم دل میں جاری رہے۔

رجالٌ لا تلهيهم تجارةٌ ولا بيعٌ عن ذكر الله(پ ۱۸ ع ۱۱)

اللہ کریم فرماتا ہے میرے بندے خرید و فروخت کاروبار میں بھی میری یاد سے میرے ذکر سے میرے نام سے غافل نہیں رہتے

ہتھ کار ول چت یار ول

میرے ہادی راہنما ہر وقت اس وظیفہ پر زیادہ توجہ فرماتے اور عام یہ شعر پڑھا جاتا۔

نمی گویم کہ از عالم جدا باش

بہر کارِ کہ باشی باخدا باش

(میں یہ نہیں کہتا کہ عالم سے جدا ہو جاؤ بلکہ یہ کہ جہاں بھی رہو خدا کے ساتھ

Marfat.com

رہو۔)

سُنی مکتبِ فکر کے تمام سلاسل بالعموم و قادری خاندان کے جملہ سلسلے بالخصوص اسم ذات پر "مداومت" کی تلقین فرماتے ہیں طالبان غوثیہ کے خورد و کلاں پیر و جوان کا یہی وظیفہ ہے ہمارے اسلاف نے فرمایا ہے۔

النفسُ یخرُج بِغیر ذکراللہ فَھو میتۃٌ فھو حرامٌ

یعنی جو سانس بغیر ذکر حق کے جسم سے نکلتا ہے وہ میت ہے وہ حرام ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری یاد بناں میرے محبوبا

جیہڑا ساہ آیا اوہ حرام آیا

قولہٗ تعالیٰ ہے۔ واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃً و دون الجھد من القول بالغدو والاصال والا تکن من الغٰفلین

(پ ۹ ع ۱۴)

یعنی ذکر کر اپنے رب کا بیچ اپنے نفس کے بیچ اپنے دل کے بیچ اپنے سانس کے

تضرعاً و خیفۃً

عاجزی کے ساتھ اور چھپا کر کم اونچی آواز سے پڑھ صبح اور شام اور مت ہو غافلوں سے یہ آیت شریفہ اسم ذات خفی کرنے پر نص قطعی ہے اور امر واقعہ ہے اس سے فرار ناممکن ہے خفیہ ازکار کے متعلق صدہا آیات اور احادیث اور اقوال معتبر منقول ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ ہے:

الذیُن یذکرون اللہ قیاماً وقعودً او علیٰ جنُوبھم (پ ۴ ع ۱۱)

یعنی وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے

Marfat.com

ہمارے شیخ محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شیر یزدانی، شہباز لامکانی سید عبدالقادر جیلانی۔

قال الغوث الا عظم الا سھم الا عظم ھو اللہ

فرماتے ہیں اسم اعظم اللہ کا ذکر ہے تمام اہل سلوک نے اسے اختیار کیا مثلاً سلطان العارفین حضرت سلطان باہو نے ایک رباعی تمثیلچہ یوں ذکر کیا۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو

دیگر قطب الاقطاب حضرت سید قطب علی شاہ صاحب پیر محلوی نے یوں فرمایا۔

ہو طالب حق شناس کا کر ذکر پاس انفاس کا

ہے یہ ذکر ہر خاص کا تب ہو گا رتبہ اولیاء

نیز طالب راہ حق اس ذکر کا شغل کرے تو ساتھ تصوّر شیخ کو بوقت مراقبہ ضرور بر ضرور اختیار کرئے ورنہ مراقبہ صحیح نہ ہو گا انسان خیال لذات و شہوات نفسانی و مکروہات سے جتنا ہو سکے کنارہ کش ہو کر اللہ کیلئے اللہ کے رسول کیلئے اور مردان حق آگاہ کے تصوّرات کے اپنے دل کو جملہ غیر خیالات سے محفوظ رکھے اور اسمیں تصوّر شیخ اور اسم ذات کو جاری و ساری رکھے اپنے قلب کو تمام خیالات دنیاوی سے صاف کر کے ایسے خیال کرے کہ میں اپنے مرشد کے حضور بیٹھا ہوں وہ میرے سامنے جلوہ افروز ہیں دل کی آنکھوں سے اس کو دیکھتا رہے اور تقریباً ہر سانس کی مقدار اسم ذات کو پڑھتا رہے تاکہ غیر سے قطع ہو کر فقط ذات سے یکسوئی حاصل ہو تصوّر شیخ سے متعلق۔

یُریدون وجھہٗ والا تعد عیتک عنھُم(پ ۱۵ ع۱۶)

یعنی جو اللہ کے دیدار کے طالب ہیں ان سے نہ پھیر یارسول اللہ دونوں

Marfat.com

آنکھیں وہ اپنے حضور میں رکھ اور تو ان کے حضور میں رہ یعنی دونوں آنکھوں سے ان کو دیکھا کہ کسی وقت ان سے نظریں نہ پھیر۔

النظر الی وجہ رسول اللہ عبادۃ

ریاحت تصوّر کیلئے سیدنا صدیق اکبرؓ والی حدیث کافی ہے آپ نے فرمایا میں ہر وقت حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا ہوں لیکن آج مجھے افسوس ہے کہ آپ کی مجلس مبارکہ میں کسی وقت آنکھ جھپکتا تھا وہ بھی نہ جھپکتا اور لگا تار بے طرفتہ العین متواتر ساری عمر حضور پر نور کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تصور شیخ کیلئے زیادہ طوالت ہو جائیگی۔ علیٰ ھذالقیاس اسم ذات تصور شیخ ذکر نفی اثبات کی زیادہ تربیت فرماتے کبھی کبھی قبل دوپہر غسل فرماتے زیادہ تر نماز تہجد سے پہلے غسل فرمایا جاتا آپ کا لباس شریعت کا نمونہ تھا آپ کا تہبند مبارک کبھی ٹخنوں سے نیچے نہ ہوتا سر مبارک پر زیادہ تر کلاہ دستار مزین فرماتے عموماً سفید لباس پہنتے گلے میں ایک چوکور رومال شانوں پر لٹکا رہتا اگر بوقت اِستراحت یا بوقت قیلولہ کلاہ مبارک اتارتے تو سر مبارک پر وہ رومال لپیٹ لیتے ہر نہانے کے بعد خوشبودار روغن لگانا، سُرمہ استعمال کرنا آپ کا معمول تھا طریقت کا اتنا احترام تھا کہ قبلہ رو بیٹھتے اپنے عصاء کا سر قبلہ کو کرتے اپنے نعلین کا رخ قبلہ کو ہوتا اپنے لوٹا کا رخ قبلہ کو ہوتا بوقت مجلس مریدین سامعین، حاضرین، و ناظرین کی طرف رخ فرماتے ہر قیل و قال ہر سوال و جواب کتاب و سنت و طریقت کے مطابق ہوتا بمقدار قبضہ پر ریش مبارک کٹواتے لب مبارک بہت چھوٹے ہوتے کان کی نچلی لو تک سر مبارک کے بال کٹواتے تقریباً ہر چوتھے دن اصلاح و خط مبارک بنواتے دوپہر کو قیلولہ فرماتے ظہر کی آذان ہوتی تو نماز باجماعت ادا کرتے ہر فرض نماز کے بعد ذکر بالجہر تمام حاضرین مل کر ایک آواز کے ساتھ پڑھا کرتے بعد میں حمد

Marfat.com

باری تعالیٰ نعت خوانی، غزلیات، اشعار، بزرگان دین سنتے سناتے دیگر پنجابی کتب، ہیر وارث شاہ، احسن القصص مولوی غلام رسول۔ سیف الملوک میاں محمد بخش، بیج گنج محمد بوٹا دیگر مثنوی شریف مولانا روم، گلستان، بوستان شیخ سعدی زلیخہ مولانا جامی میں آپ کو بہت عبور حاصل تھا اور ان کتب کے معانی ، تشریح، تفسیر، توحید اور عشق حقیقی میں بیان فرماتے جب عصر کی آذان ہوتی تو کھانا، پینا بند کوئی دنیا کی بات کرنا بند مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بعد "فتح الربانی فیض سبحانی"

تصنیف حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کا درس دیتے جو مغرب کی نماز تک جاری رہتا اس دوران کوئی حاضرین و ناظرین مجلس سے اٹھ کر باہر نہ جاسکتا یہ کتاب اردو میں مترجم ہے شریعت، طریقت، حقیقت کا خزانہ ہے تمام خاص خاص احباب کو اس کتاب کا مطالعہ رکھنے کی تاکید فرماتے یہ کتاب اور کلام مجید۔ لوٹا۔ جائے نماز۔ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ محمدٍ و آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ اجمعین آمین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

نیز نماز فجر کی دو سنتیں اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکفرون دوسری میں قل ھواللہ احد پڑھے منقول از "غنیۃ الطالبین" فجر کے فرض میں قرآن کریم جتنا پڑھ سکے پڑھا جائے بصورت دیگر پہلی رکعت میں سورہ والضحیٰ دوسری رکعت میں سورہ الم نشرح پڑھی جاتی ہے بندہ سرافگندہ کا یہی طریقہ ہے جو یاران طریقت پڑھے لکھے ہوں وہ بھی اگر پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں ہے نیز حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے

Marfat.com

"غنیۃ الطالبین" میں لکھا ہے کہ فرض نماز کے ساتھ جتنے نفل ہوں پہلی رکعت میں قل یاایہا الکفرون دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھنا چاہیے۔

ظہر کی چار سنتیں اس طرح پڑھی جائیں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اذازلزلت دوسری رکعت میں والعدیت تیسری رکعت میں القارعہ چوتھی رکعت میں الھکم التکاثر پڑھی جائے راقم الحروف اسی طرح پڑھتا ہے۔اور فرض میں پہلی رکعت میں والضحیٰ دوسری رکعت میں الم نشرح پڑھتا ہوں نماز عصر کے فرض میں والعصر جبکہ دوسری میں بھی والعصر پڑھتا ہوں مغرب کے فرض میں بھی والضحیٰ اور الم نشرح پڑھتا ہوں سنتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ھواللہ احد اور عشاء کے فرض میں بھی اسی طرح وتر کے متعلق "غنیۃ الطالبین" میں پڑھا ہے کہ پہلی رکعت میں انا اعطینک الکوثر اور دوسری رکعت میں قل ایاایہا الکفرون تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھ کر رفع یدین کرئے نماز تہجد میں بندہ گنہگار زیادہ تر پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین دوسری میں الرحمٰن شریف تیسری رکعت میں ملک شریف چوتھی رکعت میں مزمل شریف پانچوین رکعت میں تین دفعہ قل شریف اور چھٹی رکعت میں بھی تین دفعہ قل شریف اور ختم جب سے بیمار ہوا ہوں تہجد صرف چھ رکعت پڑھتا ہوں۔

میرے ہادی راہنما سید سردار علی شاہ نے روزانہ ایک تسبیح استغفار پڑھ کر میرے ملک کرنے کو فرمایا تھا وہ بھی روزانہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی پڑھ کر آپ کو ملک کرتا رہتا ہوں۔

قولہ تعالیٰ ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھا عن الفحشاءِ والمنکر(پ ۲۱ ع ۱)

ترجمہ:۔ نماز بچاتی ہے فحش اور گناہوں سے۔

Marfat.com

(تفسیر) نماز کا تارک کبھی گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا ترک نماز فحش اور برائیوں کی جڑ ہے

O۔ جنہوں نے نماز کو ضائع کیا وہ عنقریب جہنم کے ایک طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ (القرآن)

O۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے دیدہ دانستہ کفر کیا۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز کی عمر میں برکت نہ ہو گی۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز کو کسی عمل کا ثواب نہ ملے گا۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز کی دعا قبول نہ ہو گی۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز بھوک اور پیاس کی حالت میں مرے گا اسکی پیاس نہیں بجھے گی اگرچہ اسے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز کے چہرہ سے صالحین کی علامت ہٹا دی جائے گی۔ (الحدیث)

O ۔ بے نماز کی قبر تنگ کر دی جائے گی اور آخرت میں بڑی سختی سے حساب لیا جائے گا۔ (الحدیث)

O۔ بے نماز کو قید میں ڈالا جائے تاوقتیکہ توبہ نہ کر لے (حضرت امام اعظمؓ)

O۔ بے نماز واجب القتل ہے۔ (حضرت امام شافعیؓ)

O۔ ترک نماز کفر ہے۔ (حضرت امام احمد بن حنبلؓ)

O۔ بے نماز کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (حضرت غوث اعظمؓ)

O۔ بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔ (حضرت سلطان باہوؒ)

Marfat.com

اقوال زریں

دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں۔
O۔ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔ O۔ جھوٹ رزق کو۔ O۔ چغلی عمل کو۔
O۔ غم عمر کو۔ O۔ صدقہ بلا کو۔ O۔ غصہ عقل کو۔ O۔ پشیمانی سخاوت کو۔
O۔ تکبر علم کو۔ O۔ نیکی بدی کو۔ O۔ ظلم عدل کو

------O------

کاٹنے والے کتے کو سگِ اصحاب کہف کا سلام دیا جائے اور
وکلبھم باسطٌ زراعلیہ با لوصید (پ ۱۵ ع ۱۴)
پڑھ کر پھونکا جائے تو کتا کچھ نہیں کہتا

------O------

جس جگہ کا پانی انسان کو قدرے ناموافق ہو تو اس کو آبِ زم زم کا سلام پہنچایا جائے تو پانی نقصان نہیں پہنچاتا۔

------O------

فرمان شیخ شبلیؒ ہے تمہارے پاس وقت کا جو سرمایہ ہے اسکو نیاز میں صرف کرو کل یہی سرمایہ بس تمہارے پاس رہ جائے گا ہمیشہ اس سرمایہ نیاز سے تعلق رکھنا چاہیے جس وقت انسان نماز میں کھڑا ہو تو سراپا نیاز بن کر اس کے حضور سجدہ ریز ہو تاکہ اس سجدہ کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔

قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خشعون(پ۱۸ ع ۱)
وہی مومن نجات پا گئے جو نمازوں میں عاجزی اور گریہ زاری کرتے ہیں۔

Marfat.com

------O------

ابن سمعون کا قول ہے کہ جو بات ذکر الہیٰ سے خالی ہو وہ لغو ہے اور وہ خاموشی جو فکر سے خالی ہو وہ غفلت اور بھول ہے اور وہ نظر جو عبرت حاصل نہ کرے وہ کھیل ہے۔

------O------

شیخ ابوبکر کتانی کو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں فرمایا کہ ۴۱ بار یا حیّ یا قیوم یا ۴۱ بار لا الہ الا انت پڑھے گا تو رب کریم کے حضور قلبِ سلیم لیکر حاضر ہو گا۔

Marfat.com

نصیحت برائے یارانِ سلسلہ طیّبہ

ا۔ میرے ہر مرید پر واضح ہو کہ یہ دنیا فانی چند روزہ گذشتنی اور گذاشتنی ہے کم ازکم نماز روزہ بقدر ہمت حج زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد طریقت کے وظائف واز کار ضرور بر ضرور کرے نفی اثبات، پاس انفاس، تصور شیخ اگر دن میں ایک دفع نہ کر سکے تو دوباہ جا کر بیعت کرئے دیگر شجرہ شریعت ضرور یاد کرے روزانہ وظیفہ کرے یا کم از کم پاس ضرور رکھے بوقت مرگ اس کے کفن میں ہونا چاہیے کم ازکم پنج سورہ یا ایک دو تسبیح درود شریف پڑھ کر اپنے تمام پیرانِ عظام کو ایصال ثواب کرے ضروری تاکید ہے۔ واللہ اعلم

(۲) جب تک مرید فنا فی الشیخ کی منزل کو حال قولِ فعل سے حاصل نہیں کر لیتا اسے کوئی کرامت حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی فنا فی الرسول ﷺ ہو سکتا ہے جب فنا فی الرسول ﷺ ہو جاتا ہے تو اس سے کئی کئی معجزات نبیوں جیسے ظاہر ہوتے ہیں اور باطن میں روزانہ یا کبھی کبھی حضور ﷺ کی زیارت عالمِ رویا میں کرتا رہتا ہے اور شریعت میں کامل اکمل ہو جاتا ہے اس کاملیت سے فنا فی اللہ ہو جاتا ہے حدیث اور قرآن میں ایسا ماہر ہو جاتا ہے کہ اسکا بول چال اوڑھنا بچھونا قول فعل حال قرآن وحدیث کے عین مطابق ہو جاتا ہے اس میں جس نے دوام حاصل کیا وہ بقا باللہ کی منزل میں پہنچ گیا۔ واللہ اعلم

(۳) (ہمارے سلسلہ کا کامل مرید) سات رات دس تسبیح درود شریف دس تسبیح قل شریف پڑھ کر اس فقیر کی روح کو ملک کر کے رات کو سورہے دن کو غیر شرح کام سے بالکل پرہیز رکھے انشاء اللہ العزیز سات رات کے اندر اس فقیر کی زیارت نصیب ہو گی۔ دنیاوی لغویات سے اجتناب فرض ہے۔ واللہ اعلم

Marfat.com

(۴) طریقت کے ورد و وظائف کرنے والے درویش صادق الیقین پر واضح ہو کہ شریعت محمدی ﷺ پر کامل عامل دنیا کے مکروفریب اور رزائل سے دور ہو کر وظیفہ کرئے پھر اسکے انوار دیکھے انشاء اللہ العزیز ہماری قبر کو بھی دعا دے گا۔ واللہ اعلم

(۵) جمعتہ المبارک پر شریعت مُطہرہ کے مطابق حالاتِ حاضرہ کے مطابق وعظ وکلام کرنا چاہیے حضور شافع یوم النشور نورٌ علیٰ نور کی شان نوری پر بیان کرنا چاہیے آپ ﷺ کا عالم ماکان ومایکون، حاضر وناظر، حیات فی الدارین وغیرہ وغیرہ پر روشنی ڈالی جائے۔

قولہٗ تعالیٰ قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین (پ ٦ ع ٧)

آگیا اللہ کی طرف سے نور اور کتابِ روشن۔

(تفسیر) نور سے مراد حضور نبی پاک ﷺ اور کتاب سے مراد قرآن مجید حدیث مستدرک شریف جلد اول حضور پاک سے صحابہ کرام نے آپکی ذات کے متعلق پوچھا تو آنجناب ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میری والدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ

خَرج منی نُور اضاءت لہٗ منہٗ قُصور الشام

یعنی مجھ سے نور پیدا ہوا جسکی روشنی سے میں نے مکہ میں بیٹھے ہوئے شام کے محلات کو دیکھا خاقانی شریف بسند عبدالرزاق حضور ﷺ سے پوچھا گیا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا کیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

قال یا جابر اوّل خلق اللہ تعالیٰ نُور نبیک من نورہٖ وخلق کل شیءٍ من نوری۔ واللہ اعلم

الفقیر محمد کرم حسین حنفی القادری غفرلہٗ

Marfat.com

عرس کی تقریبات کا طریقہ

شعائر اسلام کا اعادہ کیا جائے ایک ہاتھ میں قرآن ہو دوسرے ہاتھ میں حدیث ہو جتنے دن عرس میں رہے باوضو رہے خدمت، سخاوت، تلاوت، ریاضت، مروت اور محبت کا درس ہوتا رہے زمین پر سونا مٹی کے برتن استعمال کرنا بمطابق شرح کھانا کھانا مل کر کھانا صبر اور قناعت سے کھانا مل کر ذکر کی محفل لگانا نماز وظائف وقت پر ادا کرنا ضروری سمجھے فقراء کی محبت کرے علماء کی خدمت کرے پیر بھائی برادران طریقت سے میل جول اُنس کے ساتھ رکھے عورتوں کو بہن اور مردوں کو بھائی سمجھے دن کے ہر وقت پر اللہ نبی پیشوا کا وہ حکم یاد کرے جو وہ اس وقت کرتے ہیں یا حکم دیتے ہیں رات کے ہر لحظہ کو بحکم شرح شریف ایک ایک کرکے پورا کرے یا کسی پیر بھائی سے پوچھے یا کسی صاحب امر سے پوچھے کہ اس گھڑی میں کونسا عمل کرنا مناسب ہے کونسی عبادت افضل ہے۔ سب سے افضل اور سب سے بڑی عبادت اللہ اور رسول ﷺ اور اس کے پیاروں سے محبت عشق جنوں کی حد تک کرنا اور ان سے ظاہری باطنی قلبی روحانی لگاؤ رکھنا اپنے پیشوا کو قلب کے خاص گوشہ میں ایسی جگہ دینا کہ ماسوای کی گنجائش ہی نہ رہے یہی اسلام ہے یہی درویشی ہے یہی ایمان ہے ساری ساری رات ہم نے آستانوں پر اپنے کانوں سے محفل ذکر کو سنا تہجد با آذان ادا ہوتی تھی۔ ادب ادب با ادب بامراد آداب کے طریقے۔

تمام شد

Marfat.com

بعونِ شہنشاہِ کریمین حسنین

وبفضلِ غلامِ زینِ زماں

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مل جاؤ ساتھ سچوں کے

الحمد للہ کہ دریں ایّام سعادت فرجام کتاب ہدایت انتساب

گُلدستۂ یادگار المسمّٰی بہ

تنویر الابرار

(احمد)

مع

اورادِ قادریہ

از افاداتِ عالیہ

قدوۃ السالکین زُبدۃ العارفین مخزن علُوم سُبحانی مصدرِ فیوضِ یزدانی،

حضرت قبلۂ عالم خواجہ پیرِ محمّد کرم حسُین حنفی القادری نوّر اللہ مرقدہٗ

باہتمام: صاحبزادہ پیرِ محمّد مظہر حسُین منگانوی قادری مدظلہ العالی

ناشر: آستانۂ عالیہ قادریہ، غوثیہ، قطبیہ دربارِ کرمیہ طاہر آباد

منگانی شریف تحصیل و ضلع جھنگ (پنجاب)

Marfat.com